مسلسل اشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

جنوری 2022ء | جمادی الثانی ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۱ | جلد: ۲۶

مقام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مناظرۃ الہند الکبریٰ
یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد متفقہ طور پر منظور

حافظ صاحبزادہ رشید احمد (خانقاہ سراجیہ) کا وصال

ختم نبوت کورس چناب نگر کی تیاری اور اس میں شرکت کیلئے شرائط

لولاک

ماہنامہ

ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ : ۱ جلد : ۲۶

بنیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفےٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : شکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کورس چناب نگر کی تیاری اور اس میں شرکت کیلئے شرائط	مولانا اللہ وسایا	03
حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی صحت یابی	ادارہ	05
سکول میں تلاوت، درود اور ملکی ترقی کے لئے دعاء لازمی قرار	ادارہ	06
آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت متفقہ طور پر منظور	ادارہ	06

مقالات ومضامین

بارگاہ رسالت مآب ﷺ (منظوم)	آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	09
توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ	مولانا محمد مسلم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ	10
مقام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	مولانا یار محمد	15
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	19
آخری منزل	مولانا عبدالرشید طالوت رحمۃ اللہ علیہ	22
سلام کرنے کا ثواب	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	29
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	30
نجات دلانے والی چالیس باتیں	رضاء الدین صدیقی	32
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:1)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	33

شخصیات

جناب ریاست علی چوہدری (پکالاڑاں) کا وصال	مولانا اللہ وسایا	37
حافظ صاحبزادہ رشید احمد (خانقاہ سراجیہ) کا وصال	// //	37
حضرت مولانا نورالاسلام (ڈھاکہ) کا وصال	// //	38
مولانا عبدالباقی نقشبندی کا انتقال	مولانا عبدالحکیم نعمانی	38

ردقادیانیت

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (قسط نمبر:3)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	39
ایک قادیانی ومسلمان کے مابین گفتگو (آخری قسط)	مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری	44

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کورس چناب نگر کی تیاری اور اس میں شرکت کے لئے شرائط

۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہم کی زیر صدارت دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا حافظ محمد انس شریک ہوئے۔

اجلاس میں دیگر اہم انتظامی فیصلہ جات کے علاوہ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ:

۱...... ختم نبوت کورس چناب نگر میں داخلہ کے لئے امسال کم از کم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کے خواہش مند اسناد کی کاپی یا اپنے مادر علمی کا سرٹیفکیٹ ضرور ہمراہ لائیں۔

۲...... حسب سابق وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کا اختتام جو جمعرات کو ہوتا ہے اس کے ایک دن بعد یعنی ہفتہ کو صبح کورس کا آغاز کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

۳...... کورس کے شرکاء کو رہائش، خوراک، علاج، قلم، کاپی، نصابی کتب، عالمی مجلس فری مہیا کرے گی۔

۴...... کورس کے موضوعات کے اعتبار سے تین پرچے ہوں گے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے والوں کو پانچ ہزار مالیت کے لگ بھگ کی منتخب کتب اور اسناد عالمی مجلس کی طرف سے دی جائیں گی۔

۵...... کورس کے اشتہارات شائع کئے جائیں گے اور ملک بھر کے مدارس میں تبلیغی دورہ کر کے مبلغین حضرات کورس میں شرکت کے لئے دوستوں کو آمادہ کریں گے۔

یاد رہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کورس یا تربیتی کلاسز کا اہتمام دفتر مجلس احرار قادیان سے شروع ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان، پھر محلہ قدیر آباد، کچہری روڈ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر میں اس خیر کے امر کو استاذ الکل، فاتح قادیان، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد حیات سرانجام دیتے رہے۔ پھر یہ کورس مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر کی سربراہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بادشاہی مسجد چنیوٹ میں جاری رہا۔ اس کے بعد پھر ملتان دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تغلق روڈ ملتان میں فاتح قادیان مولانا محمد حیات اور مولانا عبدالرحیم اشعر پڑھاتے رہے۔ یہ تمام تر کورس سال

کے مختلف مہینوں میں ضرورت کے تحت منعقد کئے جاتے تھے۔ جس میں فارغ التحصیل علماء کرام کو تربیت دی جاتی اوران کا دورانیہ تین ماہ ہوتا تھا۔ جبکہ شعبان اور رمضان المبارک کے مہینوں میں جہاں کہیں دورہ تفسیر کی کلاسیں لگتی تھیں حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے ہاں شیرنوالہ لاہور، شیخ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی کے ہاں خانپور، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے ہاں راولپنڈی، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر کے ہاں گوجرانوالہ میں، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات اور مولانا عبدالرحیم اشعر پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے اور کئی عشروں تک یہ کارخیر کا سلسلہ بلاناغہ جاری رہا۔ جبکہ سال کے دوران مجلس کے مرکزی دفتر میں سہ ماہی کلاسوں کا سلسلہ بھی جاری رکھا گیا۔

جب مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں قائم ہوا تو دوران سال کی سالانہ کلاسوں کے علاوہ شعبان المبارک کے آخری پندرہ دنوں میں مستقل کلاس کا آغاز کیا گیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی، مولانا بشیر احمد حسینی، مولانا خدابخش شجاع آبادی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا عبداللطیف مسعود اور دوسرے حضرات اسباق پڑھاتے رہے۔ تاآں کہ جب مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اتنی تعمیرات ہوگئیں کہ وہاں کورس کے شرکاء کو رہائش کی سہولت دی جاسکے تو یہ کورس وہاں منتقل کر دیا گیا اور متذکرہ حضرات وہاں پڑھانے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ ایک ایک کر کے یہ اکابر آخرت کے راہی بنتے رہے تو نئے حضرات اپنے اساتذہ کی جگہ لیتے رہے۔ قریباً چار دہائیوں سے یہ سلسلہ اس شان سے یہاں پر چلا کہ پہلے سال اگر چناب نگر میں شرکاء کورس کی تعداد یک صد تھی تو گزشتہ سال اس کے شرکاء کی تعداد اڑھائی ہزار سے بھی زائد ہوگئی۔ الحمدللہ!

شعبان کا یہ کورس تسلسل کے ساتھ جاری رہا اور وہ سہ ماہی کلاس سال کے دوران والی کو بھی ایک سال کے تخصص کی کلاس کا درجہ قرار دے دیا گیا۔ وہ بھی تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

قارئین کرام! پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان تربیتی کورسز اور کلاسوں کے ذریعہ بلاشبہ دس ہزار سے زائد علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت وفرق باطلہ کے تقابل کے لئے تربیت حاصل کی۔

اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی ختم نبوت چناب نگر کورس کا ۵؍مارچ ۲۰۲۲ء، ۲ شعبان ۱۴۴۳ھ بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے آغاز ہوگا۔ ۲۷؍مارچ ۲۰۲۲ء کو انشاءاللہ اختتامی تقریب ہوگی۔ تمام شرکاء کورس موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ جو دوست پہلے یہ کورس کر چکے ہیں وہ خود تشریف لانے کی بجائے دوسروں کو جنہوں نے کورس نہیں کیا ان کو موقعہ دیں ہاں پہلے سے جو کورس کر چکے ہیں وہ اپنے اپنے جامعہ میں

سادسہ، سابعہ، دورہ حدیث شریف کے طلباء کو خوب متوجہ اور تیار کر کے بھجوائیں۔ ان شاءاللہ حسب سابق: ۱...... حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پشاور، ۲...... حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، ۳...... حضرت مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، ۴...... حضرت مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر، ۵...... حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، ۶...... حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، ۷...... حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، ۸...... حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، ۹...... حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، ۱۰...... حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ۱۱...... حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز فیصل آباد، ۱۲...... جناب محمد متین خالد لاہور، ۱۳...... حضرت مولانا محمد رضوان عزیز عارف والا، ۱۴...... حضرت مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، ۱۵...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن منگلا شیخوپورہ، اور دیگر حضرات اسباق پڑھائیں گے۔ یاران طریقت سے درخواست ہے کہ وہ کورس کی کامیابی کے لئے دوستوں کو متوجہ کرنے کا بھرپور عمل جاری کردیں۔ تمام مبلغین حضرات اس کے لئے ابھی سے کاوشوں سے ممنون فرمائیں۔

حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی صحت یابی

خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سرپرست اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، جامعہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کے مہتمم حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب گزشتہ کچھ عرصہ علیل رہے۔ آپ کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں بائی پاس ہوا، اور پھر اس کے بعد مثانہ کی پتھری کا آپریشن ہوا۔ آپ شوگر اور بلڈ پریشر کے بھی مریض ہیں۔ ان مراحل سے گزرے تو صحت خاصی کمزور ہوگئی۔ جس کے باعث ڈاکٹر حضرات نے علاج معالجہ کے ساتھ مکمل آرام کی خاطر اسفار پر پابندی لگادی۔ حق تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ آرام کرنے سے روز بروز صحت نے بحال ہونا شروع کیا۔ خانقاہ شریف میں آمد، مسجد میں باجماعت نمازوں کا اہتمام تو آپ نے آرام کے دوران بھی رکھا۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر جبکہ آپ کی صحت متحمل نہ تھی پھر بھی آپ نے فرمایا کہ اس کانفرنس کے آغاز سے کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ اب کے بھی ناغہ نہیں کرنا۔ چناں چہ جمعہ کی نماز کی ادائیگی آپ نے کانفرنس کے پنڈال میں کی اور یوں چالیس سالہ حاضری کے تسلسل کو برقرار رکھا۔ اکتوبر اور نومبر مزید آرام کیا۔ اب حق تعالیٰ نے مزید کرم فرمایا تو آپ نے اپنے تبلیغی و خانقاہی معمولات سفر کا آغاز ملتان کے سفر سے کیا۔ جہاں آپ نے اپنے استاذ گرامی یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد یاسین صابر کی ان کے اعزہ سے تعزیت کی۔ اسی سفر میں آپ نے اپنے میمنت قدوم سے دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی سرفراز کیا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی عیادت فرمائی۔ اس موقعہ پر دفتر کے تمام رفقاء و عملہ نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جماعتی

امور پر مشاورت فرمائی۔ مجلس کی نئی مطبوعات کا سیٹ جامعہ سعدیہ کی لائبریری کے لئے پیش کیا گیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور یوں قریباً گھنٹہ بھر آپ کا دفتر میں قیام رہا۔ آپ نے اپنی ملتان آمد کے موقعہ پر دفتر میں تشریف آوری کو یقینی بنانے کا ارشاد فرمایا۔ جناب قاری عبدالرحمٰن رحیمی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس کے بعد آپ حضرت امیر شریعتؒ کے جانشین حضرت حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ حق تعالیٰ حضرت قبلہ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہم کو لمبی صحت والی زندگی سے سرفراز فرمائیں اور تادیر ان کا صحت والا سایہ متعلقین کے سروں پر قائم ودائم رکھیں۔ آمین! (ادارہ)

سکولوں میں تلاوت، درود اور ملکی ترقی کے لئے دعا لازمی قرار

پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں سکولوں میں ترانے سے پہلے تلاوت، درود پڑھنے اور ملکی ترقی کے لئے دعا کرانے پر اتفاق ہوا۔ علاوہ ازیں تعلیمی اداروں میں منشیات کی روک تھام کے لئے مل کر کوششوں کا عزم کیا گیا۔ یہ خوش آئند امر ہے کہ مسلم لیگ (ق) کی رکن خدیجہ عمر کی جانب سے پیش کی گئی سرکاری ونجی سکولوں میں اسمبلی سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت، درود شریف اور ملکی سلامتی کے لئے دعا اور بعد میں قومی ترانہ پڑھنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ پنجاب اسمبلی کے اس متفقہ فیصلہ کے ہماری نئی نسل پر دوررس اثرات مرتب ہوں گے اور ان کی شعائر اسلامی کے ساتھ وابستگی مستحکم ہوگی۔ یہ فیصلہ ہماری نئی نسل کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی اسلام دشمنوں کی سازشوں کا مؤثر توڑ ہے جس کا کریڈٹ بلاشبہ سپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی کو جاتا ہے جنہوں نے اسمبلی کی نئی بلڈنگ میں ختم نبوت ﷺ کی آیت قرآنی ہال کی پیشانی پر کندہ کرانے کا بھی کریڈٹ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح چوہدری پرویز الٰہی کی جانب سے تعلیمی اداروں کو منشیات سے پاک کرنے کا بھی قابل ستائش اقدام اٹھایا گیا جو موجودہ اسمبلی کے بڑے کارنامے ہیں۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۴ / نومبر ۲۰۲۱ء)

آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت متفقہ طور پر منظور

قرارداد مولانا مظہر علی شاہ نے پیش کی، تعلیمی نصاب میں ختم نبوت مضمون، دستاویزات میں حضور ﷺ کا پورا نام لازم کرنے کا مطالبہ ریاست جموں کشمیر کے مسلمان عقیدہ ختم نبوت، ناموس صحابہ واہل بیت کی عظمت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ علماء آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے اتفاق رائے سے آزاد کشمیر جمعیت علمائے اسلام کے سینئر نائب امیر ورکن قانون ساز اسمبلی مولانا پیر محمد مظہر سعید شاہ کی طرف سے پیش کردہ قرارداد ختم نبوت کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔ قرارداد میں تمام سرکاری وغیر سرکاری سکولز

میں عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے جامع نصاب شامل کرنے، حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی کو ''رحمت للعالمین، خاتم النّبیین، حضرت محمد ﷺ اور آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی سمیت تمام سرکاری عمارات پر آیت ختم نبوت وحدیث ختم نبوت نمایاں طور پر نیز ختم نبوت چوک کی فوری تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ منظورشدہ قرار داد، اے. جے کے جے. یو. آئی، سواد اعظم اہل سنت والجماعت آزاد کشمیر کی طرف سے مرتب کر کے ۲۰ر نومبر ۲۰۲۱ء کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی گئی تھی۔ متفقہ طور پر منظورشدہ قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

''نبوت کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا اور تاجدار ختم نبوت سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ پر مکمل ہوگیا۔ آپ ﷺ کو جہاں امام الانبیاء بنایا گیا وہاں خاتم الانبیاء کا اعزاز آپ ﷺ کو عطا کیا گیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی اساس ہے۔ اسی عقیدے پر پورے دین کی حفاظت اور بقاء ہے۔ اگر عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے۔ اس وجہ سے جناب نبی کریم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر نے نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا تعاقب کیا اور نبوت کے ۲۳ سالہ دور میں مختلف اسلامی غزوات میں کل ۲۶۹ جب کہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرام نے شہادت نوش کیا۔ گزشتہ صدی کا سب سے بڑا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے عالمی استعمار کی زیر سرپرستی نبوت کا دعویٰ کیا، جس کے پیروکار کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ کشمیر کا مسئلہ پیچیدہ بنانے میں بھی قادیانیوں کا کردار بالکل واضح ہے۔ ان حالات میں آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے اس معزز ایوان کی طرف سے اتفاق رائے سے یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ:

۱...... تمام سرکاری وغیرسرکاری دینی وعصری تعلیمی اداروں میں عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے مختصر اور جامع نصاب جو قبل ازیں خیبر پختون خوا میں بھی شامل نصاب کیا گیا ہے اس نصاب کو آزاد کشمیر کے تعلیمی نصاب میں بھی شامل کیا جائے۔

۲...... حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی تمام دستاویزات میں یوں تحریر کیا جائے ''رحمت للعالمین، خاتم النّبیین، حضرت محمد ﷺ''

۳...... آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کا یہ ایوان آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کی جدید عمارت کو ختم نبوت کے متعلق قرآن کریم کی آیت مبارکہ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰) اور حدیث پاک (ابوداؤد ۴۲۵۲) نیز ''مہر نبوت'' خوبصورت، سنہرے حروف کے ساتھ اسمبلی کی اس جدید عمارت نیز تمام سرکاری عمارات اور اداروں میں مذکورہ آیت اور حدیث کلمہ طیبہ کے ساتھ آویزاں کی جائیں۔ نیز ختم نبوت چوک چھتر دومیل کا

خوبصورت ڈیزائن بنا کر آیت وحدیث ختم نبوت اور مہر نبوت آویزاں کیا جائے۔

۴...... ریاست کے تمام سرکاری افسران ملازمین اور باشندگان ریاست جو مسلمان ہیں بوقت تقرری تعیناتی اور بوقت نکاح عقیدہ ختم نبوت کا حلف لے کر ریکارڈ کا حصہ بنایا جائے۔

۵...... ۱۹۷۳ء سے اب تک آزاد کشمیر اسمبلی کی طرف سے منظور شدہ تمام قراردادوں کو یکجا طور پر شائع کیا جائے اور پاکستان کی قومی اسمبلی کی کارروائی نیز ختم نبوت کے حوالہ سے جملہ قوانین، عدالتی فیصلہ جات کو آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کی لائبریری میں محفوظ کیا جائے۔ آل جموں کشمیر جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف، پاکستان شریعت کونسل کے امیر مفتی اعظم کشمیر وسرپرست اعلیٰ اے.جے.کے، جے.یو.آئی سواد اعظم اہل سنت والجماعت آزاد کشمیر کے امیر مولانا مفتی محمد اختر، ناظم قاضی منظور الحسن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مولانا سید سلیمان بنوری، مولانا خواجہ عزیز احمد، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا عادل خورشید، پنجاب اسمبلی کے رکن اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی، تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالوحید قاسمی، نائب امیر مولانا شبیر احمد کشمیری، سواد اعظم اہل سنت والجماعت آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی منظور الحسن، مرکزی نائب امیر مولانا قاری عبدالغفور فاروقی، مولانا محمد بشیر آف پلندری، مولانا محمود الرحمٰن عباسی، پونچھ کے امیر مولانا عطاء الرحمٰن تنویر، عالمی مجلس آزاد کشمیر کے امیر مولانا کمال الدین، نائب امیر مولانا امین الحق، مولانا مفتی عبدالخالق، مولانا انعام الحق، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا محمد محمود، مولانا طیب، مولانا پیر محمد فرید، مولانا قاری عبدالرؤف عثمانی، مولانا مقصود عثمانی، مولانا بشارت نوید، مولانا حافظ عتیق الرحمٰن اعوان، مولانا سیف الرحمٰن کشمیری، مولانا فدا احمد سمیت مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور رہنماؤں نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں اے.جے.کے، جے.یو.آئی کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کو اتفاق رائے سے اہل کشمیر کو یہ پیغام دیا ہے کہ ریاست جموں کشمیر کے مسلمان عقیدہ ختم نبوت، ناموس صحابہ واہل بیت اسلام کی عظمت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ قرارداد کے پیش کرنے پر جہاں مولانا پیر مظہر سعید مبارک باد کے مستحق ہیں وہاں ہی اے.جے.کے، جے.یو.آئی کے امیر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف، جنرل سیکرٹری مولانا عبدالمالک ایڈووکیٹ، مولانا مفتی اختر، مولانا قاضی منظور الحسن سمیت تمام اراکین بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دینی قوتوں کو عقیدہ ختم نبوت پر متفق رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(روزنامہ اسلام ملتان ۴ دسمبر ۲۰۲۱ء)

بارگاہ رسالت مآب ﷺ

آغا شورش کاشمیریؒ

اک شخص سراپا رحمت ہے اک ذات ہے یکسر نور خدا
ہم ارض وسما کو دیکھ چکے لیکن کوئی اس جیسا نہ ملا

سجدے تھے جبیں تک آ پہنچے یثرب کی زمین تک آ پہنچے
ہم عین یقین تک آ پہنچے اے صلّ علیٰ اے صلّ علیٰ

اس ذاتؐ پہ حجت ختم ہوئی نبیوںؑ کی شہادت ختم ہوئی
یعنی کہ نبوت ختم ہوئی پھر کوئی نہ اس کے بعد آیا

سورج نے ضیا اس چشم سے لی، اس نطق سے غنچے پھول بنے
اٹھا تو ستارے فرش پہ تھے بیٹھا تو زمین کو عرش کیا

اس نور مجسم سے پہلے اس ذاتؐ مکرم سے ہٹ کر
تاریخ کے ظلمت زاروں میں جو عقدہ تھا عقدہ ہی رہا

ہم ایسے فقیروں کی زد میں دولت بھی رہی حشمت بھی رہی
اس در سے ہمیں جب نسبت ہے دارا وسکندر چیز ہیں کیا

سیرت کے درخشاں موتی ہیں اصحاب مدینہ رولتے ہیں
سینا پہ گئے تو کچھ نہ ملا جو کچھ بھی یثرب سے ملا

جب دوش پہ گیسو کھلتے ہیں والّیل کی شرحیں ہوتی ہیں
لولاک لما کے سانچے میں اک نور مجسم ڈھل کے رہا

اونٹوں کے چرانے والوں نے اس شخص کی صحبت میں رہ کر
قیصر کے تبختر کو روندا کسریٰ کا گریباں چاک کیا

اس نام کی عظمت عرش پہ ہے اس شخص کا چرچا فرش پہ ہے
وہ ذاتؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں قرآن کی ہر آیت سے کھلا

بطحا کے مسافر دیکھ کے چل یہ اس کے نقوش پا ہی تو ہیں
تاریخ کے لالہ زاروں میں از غار حرا تا کرب وبلا

کیا بات کہی ہے مرشدؒ نے اللہ کی اس پر رحمت ہو
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۶۲ء)

توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ

قسط نمبر: 1　مولانا محمد مسلم دیوبندیؒ

الحمد للّٰہ العلیّ الاعلیٰ والصلوٰۃ علیٰ نبیّہٖ خیر الوریٰ وسلام علیٰ آلہٖ واصحابہ الاخیار الاتقیاء، اما بعد!

آج کل مذہبی ناواقفیت کی وجہ سے یہ خیال عام مسلمانوں میں کسی قدر پختہ ہوگیا ہے کہ ''ایمان اور اسلام'' محض توحید باری تعالیٰ اور اقرار نبوت سے پورا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد نماز روزہ کی پابندی یقیناً ایسے شخص کو جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اگر وہ شخص آیت قرآنی کا منکر ہے یا حشر جسمانی اور قیامت سے اس کو انکار ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ معجزات کو شعبدات یا طلسمات بتاتا ہے۔ خدا کی پھیلی ہوئی قدرت کو تنگ دائرہ تک محدود سمجھتا ہے۔ معراج نبوی ﷺ اور شق القمر کا وہ معجزہ جس کی صداقت پر قرآن مجید چیخ چیخ کر پکار رہا ہے۔ محض چند عقلی ڈھکوسلوں کی بنا پر اس کے ظاہری معنی سے گریز کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا اور محض شہادتین کو زبان پر جاری کرنا، نماز روزہ کا پابند ہونا اس کے لئے محفوظ قلعہ کا حکم رکھتا ہے۔ جس کے سامنے کفر الحاد کی زبردست توپیں بیکار ہیں۔ جن عقائد باطلہ کو دل میں لئے ہوئے ہے اگرچہ وہ شریعت حقّہ کے صریح احکام کے مخالف ہیں مگر یہ اس کے کفر والحاد کا سبب نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی اس کو ایمان سے نکال سکتے ہیں بلکہ ایسا شخص ہر حالت میں مسلمان ہی کہلائے گا۔ کبھی کبھی اس خیال کی تائید میں چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے معنی اور مراد کے تعین میں ناسمجھی سے کام لیا گیا ہے اور حقیقت سے دور جا پڑے۔ چناں چہ پہلی حدیث جو اس دعوی کی تائید میں بیان کی گئی وہ ابن عمرؓ کی روایت ہے۔ جس میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''**امرن ان اقاتل الذین حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ وانّ محمدرسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منّی دمائھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللّٰہ(متفق علیہ)**'' میں خدا کی طرف سے اس پر مامور ہوا ہوں کہ اس وقت تک دین کی حمایت میں دشمنان اسلام سے لڑتا رہا ہوں یہاں تک کہ خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کا وہ زبان سے اقرار کریں۔ نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں لگ جائیں اور جب وہ شہادتین زبان پر جاری کرلیں اور فریضہ الٰہیہ کو ادا کرنے لگیں تو پھر ان کے جان و مال ایسے ہی محفوظ ہو جائیں گے جس طرح دوسرے مسلمانوں کے بجز ان اسلامی حقوق کے جو ان کے مال و جان پر شرعی حکم کے

ماتحت عائد ہوتے ہیں جیسا کہ حدود اور قصاص یا مرتد ہونا۔ البتہ اس حالت میں جان و مال محفوظ نہیں رہ سکتا جب تک اس شخص کے ارتداد کی کوئی وجہ معلوم نہ ہو۔ ہم اس سے مسلمانوں کا ایسا برتاؤ کریں گے اور باطن کا حال خدا پر روشن ہے کہ کافر ہے یا حقیقتاً مسلمان ہے۔ شریعت ظاہر کو دیکھتی ہے باطن پر فیصلہ نہیں کرتی۔

دوربین نگاہوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ جس دعویٰ کے اثبات میں یہ دلیل بیان کی جاتی ہے اس سے حدیث کو ذرا لگاؤ نہیں۔ رسول خدا ﷺ کا یہ منشاء ہے کہ شریعت کا فیصلہ ہمیشہ ظاہر پر ہوتا ہے۔ اندرونی حالت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ایک شخص سے ایمان کی بڑی نشانی جس کی وجہ سے انسان دائرہ کفر سے نکل کر اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ ظاہر ہوتی ہے تو ہمارے پاس اس کو کافر کہنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔ جب وہ ظاہر میں نماز روزہ مسلمان کا ایسا کرتا ہے تو وہ مسلمان ہی کہلائے گا۔ گو اس کے دل میں اسلام کے خلاف دشمنی کی آگ بھڑک رہی ہے یا اسلامی عقائد کے خلاف کسی باطل عقیدہ کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہے۔ اس لئے جب تک اس سے صراحتاً عقائد باطلہ کا اظہار نہ ہو اس کو اسلام سے نکالنا اور کافر سمجھنا ہرگز جائز نہ ہوگا حدیث کا آخری جز ''**حسابهم علی الله**'' ہمارے دعویٰ کی کھلی دلیل ہے جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ انسان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کے اسلام یا کفر پر فیصلہ کیا جائے گا۔ دل کا بھید خدا ہی جانتا ہے اگر اللہ کے نزدیک کافر اور ہمیں اس کے کفر کا علم نہیں ہوا تو ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔ چناں چہ علامہ ابن حجر نے اس جملہ پر تفریع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''**فیه دلیل علی قبول الاعمال الظاهرة والحکم بما یقتضیه الظاهر**'' یعنی شریعت کا فیصلہ ظاہری حالت پر ہے ہم باطنی حالات کے دریافت کے مکلّف نہیں۔ البتہ اگر خدا کی طرف سے یا کسی اور طریقہ سے کفر کا پتہ چل جائے تو پھر وہ مرتد یا منافق خیال کیا جائے گا۔ گو اس کے بعد ظاہر طور پر مسلمانوں کی طرح نماز روزہ ادا کرتا ہے۔ چناں چہ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو جو ظاہر میں مسلمانوں کی طرح نماز روزہ کرتے تھے لیکن دل میں کفر اور عقائد باطلہ چھپائے ہوئے تھے ان کو اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیا گیا جیسے آٹے سے بال نکال دیا جائے۔

(سورہ توبہ:۵۴تا۵۶) میں ہے کہ: ''ان کے صدقات صرف اس لئے قبول نہیں کئے جاتے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ نماز ان پر بار ہے۔ زکوٰۃ دینا تاوان سمجھتے ہیں۔ اے محمد تعجب نہ کیجئے یہ مال اور اولاد اللہ نے ان کو اس لئے دیا ہے کہ دنیا میں جمع کرتے اور کماتے ہوئے مریں۔ اور آخرت میں اس کی وجہ سے سخت عذاب میں مبتلا ہوں یہ ان کے لئے انعام خداوندی نہیں بلکہ بڑی مصیبت ہے۔ وہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور واقعی امر یہ کہ وہ ہرگز مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ اسلام کو جان بچانے کی آڑ بنائے ہوئے ہیں۔''

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص ظاہر میں مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتا ہے زکوٰۃ بھی برابر دے رہا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول کے کسی حکم کی صریح نافرمانی بھی بصورت انکار کرتا ہے تو ایسا آدمی کبھی اسلام پر نہیں رہ سکتا۔

اجمالاً ایمان لانا کافی ہے: البتہ اگر یہ ضرور ہے کہ ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ '' کافی ہے اور اس کو سردست تکلیف نہیں دی جاتی کہ وہ اسلامی عقائد اور احکام الٰہیہ کے ہر حکم اور عقیدہ کو تفصیل کے ساتھ جانے لیکن اس اجمال اور اخفاء کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کلمہ توحید زبان پر لاتے ہی اس پر یہ فرض عائد ہو گیا کہ ہر حکم شرعی کے سامنے ہو اس نے گردن جھکا دی اور جو کچھ اسلامی عقیدے اور احکام خداوندی ہیں ان کو برضا و رغبت تسلیم کر لیا۔ یعنی جس حکم شرعی کی اطلاع ہوتی جائے گی بلا چوں وچرا اس کو مانے گا۔ اگر زبان پر کلمہ توحید رٹ رہا ہے لیکن مثلاً اس کو حشر کا انکار ہے، معجزات کو نہیں مانتا، فرشتوں کی نسبت اس کا عقیدہ نہیں تو ایسا شخص کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر وہ کلمہ کا شریک ہے دوسرے احکام الٰہیہ بھی مانتا ہے اور اس سے کوئی نشانی انکار یا کفر کی نہیں پائی جاتی تو وہ مسلمان ہے اور اس قدر ایمان اجمالی اس کو ظلمت کفر سے نکالنے کے لئے بہت کافی ہے۔ جب تک کہ صاف اور کھلے لفظوں میں کفر نہ معلوم ہو اس کو اسلام سے علیحدہ سمجھنا جائز نہیں اگرچہ غیر صریح وجوہ کثرت سے اس کے کفر پر قائم ہوں۔ لیکن جو کھلی ہوئی چند آیتیں ایمان کا پتہ دیتی ہوں تو مسلمان ہی ہے اس کو کافر کہنا درست نہیں۔ اگر ایک وجہ بھی کھلی ہوئی کفر پر قائم ہو کہ جس میں ایمان کی طرف تاویل کی گنجائش نہیں ہے تو ایسی حالت میں کفر عائد ہو جائے گا یہی مطلب اس قول کا ہے جس میں ارشاد ہے کہ اگر کسی شخص میں ۹۹ وجہ کفر کی ہیں اور ایک وجہ سے وہ مومن ہے تو وہ شخص مسلم ہے کافر نہیں۔ یعنی اس کا کوئی قول ایسا ہے کہ اس میں ۹۹ وجہ کفر کی پیدا ہوتی ہیں مگر سب غیر صریح اور ظنی ہیں اور ان کے مقابلہ میں ایک وجہ قطعی اور یقینی ایمان کی پائی جاتی ہے تو ایسے شخص پر بلا تحقیق واقعی کفر عائد کرنا اور اس کو اسلام سے خارج سمجھنا شرعاً ممنوع ہے۔

(نساء:۹۴) میں مذکور ہے: ''مسلمانو! جب تم دشمن کے مقابلے پر جہاد میں ہو اور ایک شخص دشمنوں میں سے نکل کر آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے تو تم ان کو بلا کسی تحقیق کے کافر نہ کہو۔''

اس آیت میں کھلا ہوا حکم ہے کہ محض بدگمانی پر کسی ایسے شخص کو جو ظاہر میں مسلمان ہو کافر کہنا جائز نہیں بلکہ ظاہری حالت کو دیکھ کر مسلمان ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ البتہ اگر تحقیق کے بعد معلوم ہو کہ یہ شخص اسلامی عقائد کا منکر ہے یا شعار کفر میں ملبوس دیکھا گیا تو وہ یقیناً کافر ہے۔ غرض شریعت ظاہر کو دیکھ کر اسی پر فیصلہ کرتی ہے۔ اگر ظاہر میں کسی شخص میں اسباب کفر کے مفقود ہیں۔ اسلامی عقائد اور ضروریات دین سے

انکارنہیں تو یقیناً اس پر مسلم ہونے کا حکم عائد ہوگا۔ اگرچہ باطن کلیۃً ظاہر کے خلاف ہے اسی طرح اگر کسی وجہ سے کفر معلوم ہوتا ہو مثلاً نماز یا روزہ وغیرہ کے فرضیہ کا انکار ہے۔ یا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتا ہے یا کسی اور حکم شرعی کو پائے استحقار سے ٹھکراتا ہے تو اس پر کفر کا اطلاق ہوگا گو ہزار دانوں کی تسبیح پر ہر دفعہ کلمہ توحید پڑھتا رہے۔ لیکن جب تک وہ باطل عقیدوں کو دل سے نہ نکال ڈالے ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

ہاں اگر عقائد باطلہ اس قسم کے نہیں تھے کہ جن سے کفر عائد ہوتا ہے جیسے اکثر اہل بدعت اور مسلمانوں میں سے گمراہ فرقوں کا حال ہے تو وہ اسلام میں داخل رہیں گے۔ اس کو کافر نہیں کہہ سکتے اگرچہ ان کا اسلام نہایت درجہ کا کمزور اور ضعیف گنا جائے۔ یہی مراد اس حدیث کی جو انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ ''قال رسول اللہ ﷺ من صلیٰ صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذاک مسلم الذی ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ'' حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ جو ہماری نماز ہے اور ہمارا ذبح کیا ہوا بھی کھاتا ہے (یعنی ظاہر میں سب باتیں مسلمانوں کی ایسی ہیں) تو وہ شخص مسلمان ہے۔ خدا اور اس کے رسول کا اس سے عہد ہے۔ کوئی شخص اللہ سے عہد کو نہ توڑے۔ یعنی نماز نہ پڑھنا جو ایمان کی بڑی نشانی ہے۔ جب اس سے ظاہر ہوئی ہے تو وہ شخص مسلمان ہی کہلائے گا۔ بلاکسی صریح دلیل کے اس کو کافر سمجھنا ہرگز روا نہیں ابھی تک ہمارے بیان سے جہاں یہ امر واضح ہوگیا کہ ان عقائد باطلہ کے ہوتے ہوئے جن سے بوئے شرک آتی ہے ایمان کبھی سالم نہیں رہ سکتا اسی کے ساتھ یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ ابتداء میں ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ایمان اجمالی کافی ہے اگرچہ دیر تک باقی رکھنے کے واسطے دوسرے زہریلے اثرات یعنی عقائد کفریہ سے پرہیز کرنا بھی لابدی امر ہے کیونکہ دین بلا ان دونوں باتوں کے تمام نہیں ہوتا۔ چناں چہ ہمارے لئے ضروری ہوا کہ جہاں ان عقائد باطلہ پر کسی قدر روشنی ڈالیں کہ جس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی ہم اس ایمان کو بھی پہلے بتادیں کہ جس سے ایک شخص مسلمان بنتا ہے اور جس کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ایمان اجمالی ہر شخص پر فرض عین ہے: پہلا مرتبہ ایمان کا جس کا جاننا ہر مسلمان پر ضروری اور فرض ہے وہ ایمان اجمالی ہے جس میں عقائد ضروریہ اجمالی حیثیت سے مذکور ہوتے ہیں اور ان پر بغیر ایمان لائے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور مراد اس سے یہی ہوتی ہے کہ جس طرح ہر مسئلہ کے متعلق شریعت سے تفصیل معلوم ہوتی جائے گی اس پر ایمان اور یقین پختہ ہوتا جائے گا۔

ایمان اجمالی کیا ہے: ایمان اجمالی یہ ہے کہ دل سے کہے: ''اٰمنت باللہ وملآئکتہٖ وکتبہٖ ورسولہ والیوم الآخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت'' میں سچے

دل سے اللہ پر ایمان لایا اور اس کے ملائکہ اور رسولوں کو سچا تسلیم کیا۔ آخرت کے دن اور اس کی تمام کتابوں پر میرا یقین ہے کہ وہ سب اللہ کی طرف سے اتری ہیں اور ہر نیک و بد کام تقدیر الٰہی کی موافق ہوتا ہے مردے ایک روز ضرور قبر سے اٹھیں گے۔

اس کو اور کسی قدر اختصار کے ادا کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں ''امنت بما جاء بہ النبیّ'' میں نے صدق دل سے ہر وہ بات مان لی جو نبی کریم ﷺ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔ یہی وہ ایمان مجمل ہے جس میں پہلے سے بھی زیادہ اختصار سے کام لیا گیا ہے اور ان سب کا لب لباب اور خلاصہ ''اشھد انّ لا الٰہ الا اللہ و اشھد انّ محمد رسول اللہ'' ہے اب معلوم ہوا کہ ان تینوں صورتوں میں گو عنوانات بدلے ہوئے ہیں لیکن ہر حالت میں مراد امر واحد ہی ہے۔

ایمان کی حقیقت: بس ایمان بھی اس کلمہ کو سچے دل سے تسلیم کرنے کا ہی نام ہے۔ مگر چونکہ شریعت کے احکام ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں اور تصدیق قلبی ایک باطنی حالت ہے جس کا علم خدا کے سوا مخلوق کو نہیں ہوسکتا اس لئے زبان سے اقرار کرنا بھی ایمان کی قبولیت کے واسطے ایک بڑی شرط ہے۔ رہے اعمال سو وہ ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں ہیں۔ بلا نیک عمل بھی نفس ایمان حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ ایمان کامل جو خدا اور اس کے رسول کا اصلی مقصد ہے بغیر نیک عملوں کے میسّر نہیں ہوتا ہے۔ جاری ہے!!!

ڈاکٹر مرزا محمد حسین کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے قدیمی معاون اور ہر دلعزیز شخصیت جناب ڈاکٹر مرزا محمد حسین ۱۸/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم اکابرین ختم نبوت اور مجاہدین ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ اور مجلس کے پروگراموں میں شرکت و تعاون کو سعادت دارین یقین کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطاء فرمائے۔ آمین! (مولانا عبدالحکیم نعمانی)

صوفی نصیر احمد چیچہ وطنی کا وصال

مدرسہ جامعہ انوریہ مسجد نور ساہیوال کے دفتری امور کے ناظم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون حافظ صوفی نصیر احمد اچانک طبیعت خراب ہونے کے باعث یکم نومبر کو رضاء الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ان کے آبائی چک ۷ار نائن ایل غازی آباد چیچہ وطنی میں ادا کی گئی۔ مرحوم انتہائی سادہ طبیعت اور ہنس مکھ، ملنسار اور انتظامی امور کے ماہر تھے۔ تحفظ ختم نبوت کے کام کو عبادت سمجھ کرتے تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے راہنماؤں نے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت اور دعائے مغفرت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین! (مولانا عبدالحکیم نعمانی)

مقام سیدنا صدیق اکبرؓ

مولانا یار محمد

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا اصلی نام عبداللہ ہے، کنیت ابوبکر، لقب صدیق، ان کے والد کا نام عثمان، کنیت ابوقحافہ، قوم قریش، مکہ میں پیدا ہوئے۔ چند پشت اوپر جاکر خاندان کا سلسلہ حضرت رسول اقدس ﷺ کے نسب نامے سے مل جاتا ہے۔ آپ قبل از اسلام بھی نہایت راست باز، دیانت دار اور فیاض تھے۔ آپ شراب کبھی نہ پیتے تھے۔ بتوں کی پوجا سے قطعاً نفرت تھی۔ حضور اقدس ﷺ کے سچے اور پکے دوست تھے۔ امین قوم ہونے کی وجہ سے خون بہا کی رقوم ان کے پاس جمع رہتی تھیں۔ جب آں حضرت ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ سب نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکرؓ نے بلا حیل وحجت فوراً میری تصدیق کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سرور کائنات ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہوگئی۔ جب قربانی کا موقعہ آتا سب کچھ حضور اقدس ﷺ کے قدموں پر نچھاور کر دیتے۔ حضرت رسول اقدس ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی اور مکہ کو چھوڑا تو آپ کے ہمراہ صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رفیق فی الغار ایک ہی ہیں اور وہ صدیقؓ ہیں۔

__واقعہ غار__: جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو مدینہ کی ہجرت کا حکم دیا تو آں حضور ﷺ اپنے ساتھ ایک ساتھی ابوبکر صدیقؓ کو لے کر چلے اور وہ دونوں غار ثور میں آکر بیٹھ گئے اور جب کافروں کو سراغ رساں غار کے منہ پر لایا اور کہنے لگا کہ رسول پاک ﷺ اسی جگہ ہیں تو کافروں نے کہا کہ اس غار کے منہ پر درخت کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں اور مکڑی کا جالا اور کبوتری کے انڈے ہیں۔ اس غار میں کوئی نہیں گیا تو سراغ رساں نے کہا کہ اس جگہ سے آگے کہیں نہیں گئے۔ معلوم ہوتا ہے وہ یہیں سے آسمان پر چڑھ گئے۔ اس پر سب کافر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ سراغ رساں کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور یہ پاگل ہوگیا ہے۔ جب کافر غار پر کھڑے ہوکر یہ باتیں کر رہے تھے تو ابوبکر صدیقؓ کو اس وجہ سے سخت پریشانی ہوئی کہ کہیں کافر سرور کائنات ﷺ کے متعلق اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہوجائیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے خوف اور غم کی وجہ پوچھی تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ اگر میں مارا گیا تو ایک جان جائے گی، اگر خدانخواستہ حضور ﷺ کے متعلق یہ لوگ ارادے میں کامیاب ہوگئے تو پھر خدا کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا اور اسلام ختم ہوجائے گا، انسانیت تباہ ہوجائے گی۔ اسی غم میں گھلا جا رہا ہوں۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کو بشارت دی کہ لاتحزن انّ اللہ معنا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انّ اللہ معنا کی بشارت ملنے کے بعد فانزل اللہ سکینتہ علیہ کے اعزاز زیادتی ایمان، دائمی بہشت، بڑی بھاری کامیابی، تقویٰ اور طہارت کے لزوم اور ہمیشہ کی نصرت سے سرفراز فرمایا۔

بعض روایات میں ہے کہ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی رات مکہ سے تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا کر فرمایا کہ لوگوں کی بقیہ امانتوں کو واپس کرنے کے بعد مدینہ طیبہ میں آجانا تو ان چند گھڑیوں کی بستر نبوی پر استراحت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مدارج میں بے انتہا اضافہ کیا:

گلے خوشبوئے در حمام روزے رسید از دست محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلا ویزے تو مستم
بگفتا من گلے نا چیز بودم ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہم نشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

پس رفیق فی الغار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر صحبت کے باعث نہ صرف مدارج میں ترقی ہوئی بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انّ اللہ معنا کی بشارت دے کر یہ سرٹیفکیٹ عطا فرمایا کہ وہ اس مضبوط عشق اور مقام کے مالک ہوئے کہ وہ فنا فی الرسول ہوگئے اور جملہ انعامات الٰہیہ میں بدرجہ اولیٰ حقدار قرار پائے اور یہی وجہ تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور بچاؤ کا حتمی وعدہ فرمایا: واللہ یعصمک من الناس اور اللہ تجھ کو بچالے گا لوگوں سے، تو ثانی اثنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی انّ اللہ معنا کی خصوصی بشارت کے باعث اس اعزاز اور انعام میں شامل ہوگئے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی کہ خوف نہ کھاؤ ہم دونوں پر کفار کی قوت، دشمن کا غلبہ ان کے منصوبے قطعاً اثر نہیں کر سکتے۔ یہ خون خوار اور انتقام کیش ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوں گے۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا اور غالباً اسی وجہ سے باقی خلفائے راشدین شہید ہوئے۔ لیکن اس بشارت کے باعث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی طبعی عمر پا کر فوت ہوئے۔

جملہ مؤمنین سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمانی مقام

قرآن حکیم میں ہے: الّا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن انّ اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایّدہ

بجنود لم تروها وجعل كلمة الذين كفروا السفلىٰ و كلمة الله هى العليا الخ (توبه:۴۰)

''اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے، جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے کہ وہ دوسرا تھا دو میں کا جب وہ دونوں تھے غار میں، جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اتاری، اپنی طرف سے اس پر تسکین اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور نیچے کر ڈالی بات کافروں کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے اور اللہ ہمیشہ زبردست ہے حکمت والا۔''

اس آیت میں ثانی اثنین اذھما فی الغار کے الفاظ میں آں حضرت ﷺ کے ہمراہ غار میں دوسرا کون تھا؟ شیعہ اور سنی مفسرین اس آیت کی تفسیر میں متفق ہیں۔ دیگر کتب تواریخ وسیر سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ علامہ طبری مشہور اور معتبر شیعہ مفسر اپنی تفسیر مجمع البیان میں یوں تحریر فرماتے ہیں: اذ اخرجه الذين كفروا من مكة فخرج يريد المدينة فقد نصره الله منفرداً من كل شئ الا من ابى بكر ثانى اثنين اذهما فى الغار يعنى انه كان هو ابوبكر فى الغار ليس معهما ثالث اى وهو احد اثنين معناه اذ يقول لصاحبه اذيقول الرسول لابى بكر لا تحزن لا تخف ان الله معنا يريد انه مطلع عالم بحالنا فهو يحفظنا وينصرنا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس رسول اقدس ﷺ کی مدد کی ہر شے سے تنہا ہو کر سوائے ابوبکرؓ کے جب کافروں نے ہمارے رسول ﷺ کو مکہ مکرمہ سے نکالا اور وہ مدینہ جانے کا ارادہ کر کے چلے تو غار ثور میں وہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اکھٹے تھے اور کوئی تیسرا ان کے ساتھ نہ تھا۔ جب وہ رسول ﷺ اپنے ساتھی ابوبکر سے کہہ رہا تھا کہ ہرگز خوف نہ کھا یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے حالات پر واقف اور باخبر ہے۔ وہی ہماری حفاظت کرے گا اور ہم کو نصرت دے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل فرمائی۔''

(ب) سیاق کلام فانزل الله سكينته عليه کی ضمیر کا مرجع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو موزوں ترین بتلاتا ہے۔ کیوں کہ خوف اور حزن ان کو تھا اور سکینہ کی انہیں اشد ضرورت تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ رسول پاک ﷺ کو بے حد سکینہ پہلے سے حاصل تھی۔ اس واسطے وہ تسلی دے رہے تھے کہ غم نہ کر خوف نہ کھا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور معیّت ہم دونوں کے شامل ہے۔

(ج) یاد رہے کہ معیت دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) معیت عامہ (۲) معیت خاصہ

معیّت عامہ میں کافر، مشرک، منافق، مومن، ادنیٰ، اعلیٰ سب شامل ہوتے ہیں۔ هو معكم اين انتم جس جگہ پر تم ہو، خدا تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ معیّت ہر ایک کے ساتھ ہر مکان، ہر زبان میں ہوتی ہے، لیکن ایک معیّت خاص ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص بندوں کو خدا سے نصرت ملتی ہے اور

اس خاص نصرت کا نمایاں اثر ہر شخص دیکھ رہا ہوتا ہے اور ہر شخص سمجھتا ہے کہ واقعی نصرت خاصہ ہے:

خدا کے خاص بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو اک عالم کو بھی جلوے دکھاتی ہے

پھر اس وجود پر دنیوی جاہ وجلال، رائے عامہ تکالیف وفتن، کسی قسم کی پریشانی اثرانداز نہیں ہوسکتی اور اس کی مدد ایسے جرار لشکروں سے کی، جن کو تم نہ دیکھ سکتے تھے۔ غرض کافر اپنی ہر قسم کی سکیموں میں بری طرح ناکام ہوئے اور ان پر ناکامی اور ذلت کی مہر ثبت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس غار میں ایسا معجزہ دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور بھی بلند ہوگیا۔ غرض یہ واقعہ غار رسول اقدس ﷺ کے کلمہ کے اعلاء کا سبب اسلام کی صداقت کا نشان اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام اور شان کو بلند کرنے کا موجب ہوا۔ یاد رہے کہ ایمانی سربلندی اور مقام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رفعت کے لئے اس آیت میں چار خصوصی فقرے استعمال ہوئے ہیں:

(۱) ثانی اثنین (دو میں دوسرا) (۲) اذھما فی الغار (جب دونوں غار میں تھے)
(۳) لاتحزن انّ اللہ معنا (نہ خوف کھا یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے) (۴) فانزل اللہ سکینتہ علیہ (پس اللہ نے اس پر سکینہ نازل فرمائی)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو آں حضرت ﷺ کا غار میں ساتھی فرمایا ہے اور ناصر ومددگار بتلایا اور حضور پاک ﷺ نے ان کو لاتحزن انّ اللہ معنا کی مخصوص خدائی معیّت کی بشارت دی کہ ہرگز خوف نہ کھا۔ گویا اس خصوصی معیّت کے باعث ان کا برگزیدہ متقی اور صالح ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

ثانی اثنین اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا۔ اس کے بغیر بھی یہ مضمون پورا ہوسکتا تھا اور صرف ان الفاظ سے ہوسکتا تھا کہ اگر تم اس ہمارے رسول ﷺ کی مدد نہ بھی کرو تو میں نے خود اپنے رسول ﷺ کی مدد کی تھی جب کہ وہ غار میں تھا۔ غرض دوسرے ساتھی کو ساتھ بیان کرنے میں ایک لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ وہ ساتھی نبی کے بعد برگزیدہ وجود اور قائم مقام یا جانشین خلیفہ بننے والا ہے اور اس نے نبوت کے کام کی تکمیل کرنی ہے۔ اللہ کے کلمہ کی بلندی کا موجب ہونا ہے، خدا خود اس کی نصرت اور تائید میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت اور دانائی سے پر ہوتا ہے۔ (ماہنامہ مناقب رجب ۱۴۱۰ھ)

انتقال پر ملال

حضرت مولانا قاری حیدر علی، مولانا محمد عثمان کے والد گرامی مدرسہ فیض القرآن چک نمبر ۱۵، گ ب، گوجرہ کے مہتمم گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے تمام مدارس دینیہ میں ان کے لئے دعائے خیر کا اہتمام کیا گیا۔ (مولانا محمد خبیب)

فضائل صحابہ کرامؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

حضرت سیدنا جریر بن عبداللہؓ

۱...... حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت سے میں مسلمان ہوا، آپ ﷺ نے کبھی بھی مجھے اندر آنے سے نہیں روکا اور جب آپ ﷺ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔ ابن ادریسؒ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا **اللھم ثبتہ و اجعلہ ھادیا مھدیّا** کہ اے اللہ اسے جمادے اور اسے ہدایت کا ذریعہ بھی بنا اور ہدایت یافتہ بھی بنا۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۷)

۲...... حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا اور اس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو (جریر) ذوالخلصہ اور کعبہ یمانیہ اور شامیہ کی فکرمندی سے آرام نہیں پہنچاتا (میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ!) تو میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر چل پڑا، جاکر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جو بھی وہاں ملا اسے فارغ کر دیا۔ پھر میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ کو خبر سنائی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احمس کے لئے دعا فرمائی۔ (ایضاً)

۳...... اگلی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اے جریر! مجھے خثعم کے گھر ذوالخلصہ کے معاملے میں آزاد نہیں کرتے اسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا تو میں گیا اور اسے آگ میں جلا ڈالا۔ پھر ایک آدمی جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی رسول اللہ ﷺ کی طرف خوش خبری دینے کے لئے بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ ہم نے ذوالخلصہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح کر کے چھوڑا ہے تو آپ ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۸)

فائدہ: حضرت جریرؓ رسول اللہ ﷺ کے وصال پر ملال سے چالیس روز قبل مسلمان ہوئے۔ آپ اپنی قوم کے سردار تھے اور بہت حسین وجمیل تھے۔ آپ ﷺ نے کعبہ یمانیہ کو گرانے کا کام ان کے سپرد فرمایا تھا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ ایرانیوں کو میدان خالی کرنے پر مجبور کیا۔ ۵۱ھ میں وفات ہوئی۔ (ترجمہ مسلم ج۲ص۴۱۸)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لے گئے تو میں نے

آپ ﷺ کے لئے پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ بیت الخلا سے نکلے تو فرمایا: یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟ صحابہؓ نے یا میں نے عرض کیا: ابن عباسؓ نے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے دین کی فقاہت وسمجھ عطا فرما۔ اللھم فقّھہ فی الدین۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۹۸)

فائدہ: حبر الامت، مفسر قرآن، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو گھٹی دی تھی۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام کو انہوں نے دو مرتبہ دیکھا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے متعدد دعائیں کیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی۔ صحابہ کرامؓ کو جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو ان سے بھی رجوع فرماتے تھے۔ روایت ہے کہ ایک سفید پرندہ آپؓ کے کفن میں داخل ہوگیا تھا اور دفن سے پہلے کفن سے نہ نکلا۔ آخیر عمر ۷۰ برس تھی۔ (ترجمہ مسلم ج۲ص ۴۱۹)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ

۱...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں استبرق (ریشم) کا ایک ٹکڑا ہے اور جنت کے جس مکان کی طرف میں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ اڑ کر اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ پس میں نے پورا قصہ حضرت حفصہؓ (اپنی بہن) کے سامنے بیان کیا اور حضرت حفصہؓ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے خیال سے عبداللہ کے نیک آدمی ہونے کی بشارت ہے۔ اریٰ عبداللہ رجلاً صالحاً۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۹۸)

۲...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارکہ میں جو بھی خواب دیکھتا تو آپ ﷺ کے سامنے بیان کرتا تھا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے تو وہ کنویں کی گہرائی کی طرح گہری تھی اور اس کے لئے کنویں کی دو لکڑیوں کی طرح لکڑیاں بھی تھیں اور اس میں لوگ تھے جن کو میں پہچانتا بھی تھا تو میں نے اعوذ باللہ من النار تین دفعہ پڑھا تو ان دو فرشتوں سے ایک اور فرشتہ آکر ملا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تو خوف نہ کر تو میں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت حفصہؓ سے کیا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کتنا اچھا آدمی ہے۔ کاش! یہ اٹھ کر رات کو نماز پڑھے۔ سالمؒ نے فرمایا کہ اس کے بعد حضرت عبداللہؓ رات کو تھوڑی ہی دیر سویا کرتے تھے۔ لاینام من اللیل الا قلیلاً! (مسلم شریف ج۲ص ۲۹۸)

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کم عمری میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ ہجرت کے غزوات احد اور بدر میں کم سنی کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے۔ بعد والے غزوات میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی بے حد کوشش فرماتے تھے اور احادیث بکثرت یاد تھیں اور کسی بھی فتنے میں شریک نہیں ہوئے۔ حج بھی

بہت کئے اور صدقہ وخیرات بھی بکثرت فرماتے تھے۔ ۷۳ھ میں وفات پائی اور حجاج بن یوسف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (ترجمہ مسلم شریف ج ۲ ص ۴۲۰)

حضرت سیدنا انس بن مالکؓ

۱...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت میں، میری امی اور میری خالہ ام حرام کے علاوہ وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا تو میری والدہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (انس) آپ کا ادنیٰ خادم ہے اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے میرے لئے ہر بھلائی کی دعا مانگی اور میرے لئے جو بھی دعا مانگی۔ آخر میں یہ فرمایا۔ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس میں اس کے لئے برکت عطا فرما۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۸)

۲...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری امی جان مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اپنے دوپٹے میں سے آدھے کو مجھے چادر کے طور پر باندھا اور آدھا اوپر ڈال دیا اور فرمایا اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا چھوٹا انس ہے۔ یہ خدمت کے لئے حاضر ہے (قبول فرمائیں) آپ اس کے لئے دعا مانگیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں زیادتی فرما۔ اللھم اکثر مالہ وولدہ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میرا مال بہت کثیر ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد کی تعداد آج تک تقریباً ایک سو ہو چکی۔ اگلی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے تین دعائیں کیں۔ ان میں سے دو دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا آخرت میں امیدوار ہوں۔ (ایضاً)

۳...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ پس میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے گیا۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: تجھے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کام پوچھا تو میں نے کہا کہ وہ راز کی بات ہے تو وہ فرمانے لگیں تم رسول اللہ ﷺ کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کرنا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں وہ بات کسی سے بیان کرتا تو اے ثابت (راوی) تجھ سے بیان کر دیتا۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۹)

فائدہ: حضرت انسؓ کی کنیت ابوحمزہ، رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر دس سال کی تھی اور انہوں نے دس سال ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی تو ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور پھولوں سے مشک کی خوشبو آتی تھی، ان کے پاس آپ ﷺ کا عصا تھا جسے ان کی وصیت کے مطابق ان کے ساتھ دفن کیا گیا۔ (ترجمہ مسلم ج ۲ ص ۴۲۲)

آخری منزل

مولانا عبدالرشید طالوت

دارالعلوم دیوبند کے استاذ حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحب نے ’’مسافر آخرت‘‘ کے عنوان سے ذیل کا مضمون لکھا۔ جس میں مرنے کے بعد کے مسائل کا ذکر تھا۔ اس کو حضرت مولانا عبدالرشید صاحب طالوت نے ’’آخری منزل‘‘ کے نام پر نئی ترتیب سے شائع کیا۔ یہ محرم ۱۳۶۹ھ کی بات ہے گویا تہتر سال قبل کا یہ مضمون ایک پمفلٹ کی شکل میں حضرت مولانا رشید احمد نور پوری مرحوم کی لائبریری سے ہمیں موصول ہوا۔ قارئین لولاک کے ملاحظہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ ویسے تو یہ ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ علامہ طالوت مرحوم کے بیٹے کا نام حماد رشید تھا۔ اور خود علامہ طالوت اس نام کو اپنے لیے قلمی نام سے استعمال کرتے تھے۔ اسی قلمی نام سے یہ مضمون مکتبہ صدیقیہ بوہڑ گیٹ ملتان سے شائع ہوا۔ ملاحظہ ہو: ادارہ!

پیش لفظ

انگریز کے دور غلامی نے ہمارے مذہبی احساسات کو اس قدر مردہ کر دیا کہ آج آزادی کے بعد بھی ہم اپنے دینی اور قومی مسائل کو جاننے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ اب تو ہمیں پورے انہماک کے ساتھ اپنے آپ کو ہر طرح مسلمان ثابت کر دکھانا چاہئے۔ اب تو کسی شخص کو عملاً، قولاً، فعلاً، شکلاً، قلباً، اسلام کو قبول کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں۔ بلکہ ہم نے پاکستان بنایا ہی اس لئے تھا کہ ہم مذہبی دینی اور ثقافتی طور پر ترقی کے خواہاں تھے۔ ہمارے عوام اب ہر قسم کے مسائل جاننے کے لئے ایسے آسان مسائل کی تلاش میں ہیں جہاں سے وہ آسانی کے ساتھ دین کی موٹی موٹی باتیں سیکھ سکیں۔ قرن اول میں ’’مولوی‘‘ نہیں تھے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ آج بھی یہ غلط امتیاز مٹا دیا جائے۔ دین کی باتیں یاد رکھنا صرف ’’مولوی‘‘ کے ذمہ نہ ہو بلکہ ہر شخص اپنی جگہ پر دینی باتیں جاننے کے لحاظ سے ’’مولوی‘‘ ہو۔

بنا بریں سفر آخرت کی پہلی منزل کے لئے ہم حضرت میاں صاحب قدس سرہ کا رسالہ ’’مسافر آخرت‘‘ نئی ترتیب کے ساتھ شائع کر رہے ہیں تا کہ اس ضروری سفر پر جانے والے عزیزوں کے ساتھ لوگ دینی تقاضوں کے مطابق معاملہ کر سکیں۔ حماد رشید ملتان ...... ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ فَقَدَّرَہٗ ثُمَّ السَّبِیۡلَ یَسَّرَہٗ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقۡبَرَہٗ ثُمَّ اِذَا

شَاءَ اَنْشَرَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلَّذِیْ عَزَّزَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَوَقَّرَهٗ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ وَاٰلِهٖ الَّذِیْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهٗ، امابعد!

دنیا ایک چندروزہ سرائے ہے۔ اور انسان ایک مسافر جو کسی سرائے میں گھر بنا کر ہمیشہ کے لئے بیٹھ نہیں رہتا بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق چند دن سرائے میں رہ کر آگے چلنے کی تیاری میں مشغول ہوتا ہے۔ زندگی میں تو انسان کو اس مسافرت کی خبر نہیں ہوتی (الّا ماشاء اللہ) البتہ جب وہ دنیا سے رخصت ہو کر عالم بقا کی طرف جانے لگتا ہے۔ تو اس کی یہ حالت اچھے طریقہ پر مشاہدہ کی جاسکتی ہے وہ تمام علاقے اور ہر قسم کے روابط چھوڑ کر تن تنہا آخرت کے سفر پر جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ایسے مسافر کے لئے عزیز واقارب کو کیا معاملہ کرنا چاہئے۔ اور کس طرح اس اہم اور ضروری سفر کے لئے تیار کر کے اسے روانہ کرنا چاہئے۔ اس رسالہ میں مختصراً اسی بات کا بیان ہے۔

موت قریب ہو تو

۱...... جہاں تک ہو سکے اس کی صورت شکل لباس وغیرہ کو صاف ستھرا اور پاکیزہ بنایا جائے۔

۲...... جب اس کا آخری وقت ہو تو اس کو چت لٹا دو۔ شمال کی طرف سر اور جنوب کو پاؤں کر کے سر کو ذرا قبلہ کی طرف جھکا دو۔ اس طرح رخ قبلہ کی طرف ہو جاتا ہے۔

۳...... اس کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کلمہ پڑھتے رہیے۔ تاکہ اس کی زبان سے کلمہ جاری ہو جائے۔ زبان سے کلمہ نہ بھی ہوا تب بھی دل میں اس کا اثر ضرور ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ زبان سے اسے کلمہ پڑھنے کے لئے کہنا نہیں چاہئے۔ خدا جانے نزع کی حالت میں وہ کیا جواب دے (یہ مسئلہ اپنے رشتہ داروں خصوصاً عورتوں کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہئے) جب ایک بار کلمہ پڑھ لے تو پھر خاموش ہو رہنا چاہئے۔ کلمہ پر خاتمہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔ ہاں کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی دنیاوی بات کی ہے تو پھر دوبارہ اسے سنا سنا کر کلمہ پڑھیں اور پھر جب وہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جائیں۔

۴...... مرنے والے کے سرہانے سورہ یٰسین خود پڑھ دیں۔ یا کسی سے پڑھوا دیں۔ اس سے موت کی سختی میں تخفیف ہو جانے کی امید ہے۔

۵...... ایسے وقت میں مال وجائداد کے انتظام اور آل واولاد کی پرورش وغیرہ کے متعلق اس سے کسی قسم کا سوال نہ کیا جائے۔ تاکہ اس کا دل خدا کی طرف لگا رہے۔

روح نکلنے کے بعد

۱...... اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دو۔

۲...... ٹھوڑی کے نیچے سے کپڑا لا کر سر پر باندھ دیا جائے تا کہ منہ کھلا نہ رہ جائے۔

۳...... آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ''بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ'' کہہ کر بند کردو۔

۴...... پاؤں کے انگوٹھے ملا کر باندھ دو۔

5...... ایک صاف چادر اوپر ڈال دو۔

۶...... غسل کی حاجت والے آدمی اور حیض ونفاس والی عورت کو اس کے پاس نہ آنے دو۔

۷...... اگر میسر ہو تو خوشبو جلا کر اس کے قریب رکھ دو۔

۸...... غسل دینے سے پہلے اس کے پاس بیٹھ کر قرآن شریف نہ پڑھو غسل دینے کے بعد جائز ہے۔

9...... کفن دفن کے سامان میں جلدی کرنی چاہیے۔

10...... ہمسایہ اور عزیز واقارب کو اس موت کی خبر دو۔

غسل دینے کا طریقہ

۱...... بیری کے پتے ڈال کر گرم پانی تیار کرلو۔

۲...... نہلانے کے تختہ کو اچھی طرح صاف کر کے تین یا پانچ یا سات بار عود یا لوبان وغیرہ کی دھونی دے کر۔

۳...... میت کو اس پر لٹا دو۔ بہتر یہ ہے کہ سر شمال کی طرف ہو اور اگر موقعہ نہ ہو یا کچھ مشکل ہو تو جس طرح چاہو لٹا دو۔

۳...... ناف سے زانو تک ایک کپڑا ڈال کر بدن کے سب کپڑے اتار لینے چاہییں۔

5...... نہلانے والے کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور ناف سے زانو تک جو کپڑا پڑا ہے اس کے نیچے ہاتھ لے جا کر پہلے اس کا استنجا کرے اور طہارت کرائے۔

۶...... اس کے بعد منہ ہاتھ پاؤں دھو کر اور سر کا مسح کر کے معمولی قاعدہ سے پورا وضو کروا دینا چاہئے۔ لیکن ناک میں اور منہ میں پانی نہ ڈالیں بلکہ کپڑا یا روئی تر کر کے دانت اور منہ اور ناک کو صاف کردیں ہاں اگر غسل کی ضرورت میں موت ہوئی ہو یا حیض ونفاس والی عورت ہو تو منہ میں اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے۔ پانی ڈال کر پھر کپڑے سے نکال لیں۔ وضو سے پہلے میت کے ہاتھ پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔

۷...... وضو کے بعد اس کی ناک منہ اور کانوں کے سوراخوں میں روئی دے دینی چاہئے۔ تا کہ غسل کا پانی اندر نہ چلا جائے۔

۸...... سر کے بال اور داڑھی ہو تو خطمی یا صابون وغیرہ سے ایسی طرح مل کر دھو ڈالو کہ صاف ہو جائیں۔

۹...... بال یا ناخن ہرگز نہ کاٹیں۔ اور نہ کنگھا کریں۔

۱۰...... پھر دائیں کروٹ کو ذرا اوپر اٹھا کر وہی بیری کے پتے والا نیم گرم پانی ڈالنا شروع کر دیں اور سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر وہی نیم گرم پانی بائیں کروٹ پر سر سے پیر تک تین بار اس طرح ڈالیں کہ نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر اس کی کمر کی طرف سہارا لگا کر کسی قدر بٹھانے کے قریب کر دو۔ اور آہستہ آہستہ اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف کو مل دو۔ اگر کچھ رطوبت یا نجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھو ڈالو۔ غسل اور وضو میں کچھ نقص نہیں آتا۔

۱۱...... اس کے بعد بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین دفعہ خوب بہاؤ کہ نیچے کی طرف بائیں کروٹ بھی تر ہو جائے۔

۱۲...... پھر بدن کا پانی کپڑے سے خشک کر کے اس کو تختے سے اٹھا کر کفن پر رکھو۔ اور ناک کان میں سے روئی نکال دو۔ عطر وغیرہ کوئی خوشبو اس کے سر پر اور اگر داڑھی ہے تو اس پر بھی لگا دو۔

۱۳...... کفن پر عطر نہ لگاؤ اور نہ کان میں عطر کا پھایا رکھو۔

۱۴...... اس کی پیشانی ناک دونوں ہتھیلیوں گھٹنوں اور پاؤں پر کافور مل دو۔

مرد کا کفن

مرد کے کفن میں صرف تین کپڑے ہوتے ہیں۔

۱...... ایک بڑی چادر جو سب سے پہلے بچھا دی جاتی ہے۔

۲...... ازار (تہہ بند یا چھوٹی چادر) وہ اس قدر ہو کہ سر سے پاؤں تک آ جائے اسے بڑی چادر پر بچھا دو۔

۳...... کفنی (اسے بغیر آستین اور کلی کا کرتا سمجھ لیجئے) یہ گردن سے پیر تک ہو۔ پہلے کفنی پہنا دو پھر لٹا کر تہہ بند کو بائیں طرف سے لپیٹ دو پھر دائیں جانب کو لپیٹو۔ یعنی دایاں کنارہ اوپر رہے اور بایاں نیچے۔ پھر بڑی چادر کو بھی اسی ترتیب سے لپیٹ دو کہ بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر۔ اور کپڑے کی دھجی لے کر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو۔ ایک دھجی کمر کے نیچے سے بھی نکال کر درمیان میں باندھ دیں تا کہ ہوا سے یا ہلنے سے کفن کھل نہ جائے۔

عورت کا کفن

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں:

۱...... بڑی چادر جس کو پوٹ کی چادر اور عربی میں لفافہ کہتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی بچھاؤ۔

۲...... اس کے بعد سینہ بند بچھادو۔ جو دو ہاتھ چوڑا تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔

۳...... اس پر ازار (جو سر سے پاؤں تک آجائے) بچھاؤ۔

۴...... کفنی (بغیر آستین اور کلی کا کرتا) گردن سے پاؤں تک۔

۵...... خمار (سربند) دو ہاتھ لمبا اور ایک بالشت چوڑا۔

عورت کو کفن پر لاکر پہلے کفنی پہناؤ اور سر کے بالوں کو آدھے آدھے دونوں طرف کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔ خمار یعنی سر بند کو سر اور بالوں پر ڈال دیں۔ اس کو باندھنے اور لپیٹنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد تہہ بند (ازار) کو اس طرح لپیٹا جائے کہ دایاں کنارہ اوپر اور بایاں نیچے رہے۔ سر بند اس کے اندر آجائے گا۔ اس کے بعد سینہ بند کو باندھ دو۔ اس طریق سے سینہ بند تہہ بند کے اوپر اور بڑی چادر کے اندر ہوگا۔ لیکن اگر اس کو کونی کے اوپر تہہ بند سے پہلے بھی باندھ دیا جائے۔ تب بھی جائز ہے۔ اگر تمام کپڑوں کے اوپر یعنی بڑی چادر کے بھی اوپر باندھ دیا جائے تب بھی درست ہے۔ بڑی چادر کو لپیٹ کر تین جگہ سے باندھ دینا چاہئے۔

نوٹ! مذکورہ کپڑوں کے علاوہ جنازے پر جو چادر ڈال دیتے ہیں۔ وہ کفن میں داخل نہیں اگر کوئی شخص اپنی چادر اوپر ڈال دیتا ہے اور قبر پر جا کر اتار لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ عورت کے جنازے پر بانس کی تیلیاں یا درخت کی ہری شاخیں لگا کر چادر ڈال دینا چاہئے۔ تاکہ پردہ رہے۔

نماز جنازہ

اس طرح بنا سنوار کر اور ظاہری پاکی اور صفائی کر کے اس آخرت کے مسافر کو گھر سے رخصت کرو۔ کسی کو منہ دکھانا ہو تو دکھادو۔ چار آدمی اٹھا کر چلیں۔ جنازہ گاہ یا کسی صاف ستھرے میدان میں اس کو آگے رکھ کر نہایت عاجزی سے صف باندھ کر کھڑے ہو جائیں۔ اور خدا کی جناب میں اس کی باطنی صفائی اور پاکی یعنی گناہوں کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اسی کا نام نماز جنازہ ہے۔ کھڑے ہو کر چار بار اللہ اکبر کہنا فرض ہے۔

۱...... پہلی بار اللہ اکبر کہنے کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے۔

۲...... دوسری تکبیر کے بعد درود شریف (جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھتا ہے وہی) پڑھے۔

۳...... تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد یا عورت کا جنازہ ہے تو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ اس کو ضرور یاد کر لینا چاہئے۔ ’’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰھُمَّ

مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ. وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ''اے اللہ بخش دے ہمارے زندہ کو اور مردہ کو اور بخش دے ہمارے حاضر اور غائب کو اور بخش دے ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور بخش دے ہمارے مذکر و مونث کو۔ اے اللہ ہم میں سے جن کو تو زندہ رکھے ان کو اسلام پر استقامت کے ساتھ زندہ رکھ اور ہم میں سے جن کو وفات دے ان کو ایمان پر وفات دے۔

نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا '' اے اللہ اس کو تو ہمارے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کو ہمارے لئے ثواب اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے لئے قیامت کے دن سفارش کرنے والا بنا۔

نابالغ لڑکی کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً''

۴...... چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر لے۔

جنازہ لے جانا اور قبر میں دفن کرنا

یہاں سے اٹھا کر اس مسافر کو دنیا کی آخری منزل اور آخرت کی پہلی منزل (قبر) کی طرف لے چلو۔ جہاں اُسے قیامت تک رہنا ہے دوڑنے کودنے کی ممانعت ہے مگر یہ حکم ہے کہ جنازے کو تیز تیز لے چلو۔ قبر آدمی کے سینے یا گردن تک گہری بنانی چاہئے۔ اگر زمین ایسی ہو کہ بغلی لحد بن سکتی ہو تو لحد بنا لینا بہتر ہے۔ دو تین آدمی قبر میں اتر کر آہستہ سے اس کو اٹھا کر ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ '' کہہ کر قبر میں زمین پر لٹا دو۔ کوئی کپڑا یا بوریا بچھانا درست نہیں اور ذرا سی مٹی یا ڈھیلے کا سہارا دے کر رخ قبلہ کی طرف کر دینا چاہئے۔ کفن کی گرہیں اب کھول دینی چاہییں۔ کچی اینٹوں یا بڑے ڈھیلوں یا بانس سے لحد کو بند کر دیں۔ اور درخت کے پتے وغیرہ سے سوراخ بند کر دیں تا کہ مٹی ڈالی جائے تو وہ اندر لحد میں نہ چلی جائے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالنا شروع کر دیں۔ اور قرآن پاک کے یہ الفاظ بھی پڑھیں جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے کہے گئے ہیں۔

۱...... پہلی بار جب مٹی ڈالیں تو ''مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ '' پڑھیں۔ (ترجمہ) اسی مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔

۲...... دوسری بار ڈالیں تو 'وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ' پڑھیں۔ (ترجمہ) اسی مٹی میں ہم دوبارہ تم کو لے جائیں گے۔

۳...... تیسری بار یہ پڑھیں ''وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی '' (ترجمہ) اور اس مٹی سے ہم تمہیں ایک بار اور نکالیں گے۔

پھر قبر کو مٹی سے اچھی طرح بھر کر زمین سے ایک ڈیڑھ بالشت اونچی کر کے ڈھلوان بنا دو اور اگر پانی بھی چھڑک دو تو بہتر ہے پھر ذرا سی دیر ٹھہر کر اس کی مغفرت اور منکر نکیر کے جواب میں پورا اترنے اور ثابت قدم رہنے کی دعا کر کے اسے خدا کی سپرد کرو اور واپس چلے آؤ۔ اور سمجھو کہ یہ ایک مسافر تھا جو اپنے اصلی وطن کو روانہ ہو گیا اسی طرح ہم کو بھی ایک روز دنیا چھوڑ کر وہیں جانا ہے۔ ’’انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون‘‘ ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

چند متفرق مسائل

۱...... عورت مر جائے تو شوہر کو اس کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔ اسی طرح بیوی بھی اپنے شوہر کا منہ دیکھ سکتی ہے۔

۲...... بیوی کے لئے کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اٹھانا بھی بلاشبہ جائز ہے۔

۳...... مرد کو اگر دو ہی کپڑے یعنی صرف تہہ بند اور چادر یا کفنی اور چادر میں دفن کر دیا جائے تب بھی کافی ہے۔ اسی طرح تنگی کی صورت میں اگر عورت کو تین کپڑوں یعنی تہہ بند چادر اور سربند میں کفنا دیں تو بھی درست ہے بلا ضرورت مرد کو تین اور عورت کو پانچ سے کم کپڑے نہ دینے چاہییں۔ لاچاری و مجبوری میں جو مل جائے وہی جائز ہے۔

۴...... میت کے بدن اور کفن پر سیاہی یا کافور سے کچھ لکھنا یا کوئی چیز لکھ کر قبر یا کفن میں رکھنا جائز نہیں۔

۵...... میت کے سر پر عمامہ (پگڑی) باندھنا مکروہ ہے۔

۶...... چھوٹے چھوٹے بچوں کو اگر ایک یا دو کپڑوں میں کفنا دیں تو جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ کفن پورا ہو۔ لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو تو اس کو پورے تین اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہو تو اس کو پورے پانچ کپڑے دیے جائیں۔

۷۔ جو بچہ زندہ ہو کر مر گیا اس کو غسل بھی دینا چاہئے۔ اور کفن بھی پہنائیں اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کریں اور نام بھی ضرور رکھ دینا چاہئے۔

۸...... اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو غسل دے کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو۔ نماز نہ پڑھو مگر نام رکھ دو۔

۹...... اگر حمل گر گیا اور ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ کا کچھ نشان نہیں بنا تو اس کو غسل بھی نہ دو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو۔

کفن دفن کا یہ مسنون طریقہ اور تمام مسائل حدیث وفقہ کی معتبر کتابوں (مثلاً صحاح ستہ، شامی، ہدایہ، اور درمختار وغیرہ) میں موجود ہیں کسی مسئلہ میں شک نہ لانا چاہئے۔

سلام کرنے کا ثواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت عمران ابن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: ’’السلام علیکم ‘‘آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’دس‘‘ پھر وہ بیٹھ گیا۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: ’’السلام علیکم ورحمة الله ‘‘آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’بیس‘‘ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: ’’السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ‘‘آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’تیس‘‘

۲...... سوار پیدل کو سلام کرے: فضالہ ابن عبیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے اور کھڑے شخص کو سلام کرے۔ تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

۳...... سلام کا جواب: حضرت عبداللہ بن الصامتؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام کے مطابق سلام کیا۔ آپ نے فرمایا ’’وعلیک ورحمة الله‘‘

۴...... ہاتھ، سر اور اشارہ سے سلام کرنے کی ممانعت: حضرت جابر ابن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’یہودیوں اور عیسائیوں کے سلام کی طرح سلام نہ کرو۔ ان کا سلام ہاتھ، سر اور اشارہ سے ہوتا ہے۔‘‘

۵...... مجلس میں بیٹھے تو کیا کرے: حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے نبی کریم ﷺ اور دوسرے لوگوں کو ان الفاظ سے سلام کیا ’’السلام علیکم ‘‘ تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: ’’وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته ‘‘جب وہ آدمی بیٹھ گیا تو اس نے کہا: الحمدلله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه کما یحب ربّنا ویرضیٰ!

نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا تو نے کیا کہا۔ اس نے جیسے پہلے کہا تھا پھر اسی طرح بتلا دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ دس فرشتوں نے سبقت کی۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ اسے لکھ لے۔ انہوں نے جلدی کی کہ اس کو کیسے لکھیں۔ یہاں تک یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جیسے میرے بندے نے کہا ہے ویسے لکھو۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اور جب کھڑا ہو تو سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

تالیاں: نواب اشرف علی فغاں، مغل بادشاہ احمد کے ’’کوکہ‘‘ (دودھ شریک بھائی) تھے۔ مولانا آزاد ’’آب حیات‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ان کی بذلہ سنجی، ظرافت اور لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پھلجڑی کی طرح پھول جھڑتے تھے اس لئے ان کا خطاب ’’طریق الملک کوکہ خاں‘‘ امتداد زمانہ سے عظیم آباد چلے گئے اور راجہ شتاب رائے کے دربار سے وابستہ ہوگئے۔ ایک دن افغان نے دربار میں ایک غزل پڑھی جس کا قافیہ تھا: لالیاں اور جالیاں وغیرہ۔ سب سخن فہموں نے بہت تعریف کی۔ راجہ صاحب کی صحبت میں جگنوں میاں ایک مسخرے تھے، ان کی زبان سے نکلا کہ نواب صاحب سب قافیے آپ نے باندھے مگر تالیاں رہ گیا۔ انہوں نے ٹال دیا اور کچھ جواب نہ دیا۔ راجہ صاحب نے خود فرمایا کہ نواب صاحب سنتے ہو، جگنو میاں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مہاراج اس قافیے کو مبتذل سمجھ کر چھوڑ دیا تھا اور حضور فرمائیں تو اب بھی ہوسکتا ہے۔ مہاراج نے کہا ہاں کچھ کہنا تو چاہئے۔ انہوں نے اسی وقت پڑھا:

جگنوں میاں کی دم جو چمکتی ہے رات کو ‏ ‏ سب دیکھ دیکھ اس کو بجاتے ہیں تالیاں

تمام دربار چمک اٹھا اور جگنو میاں مدھم ہوکر رہ گئے۔ (کشت زعفران ص ۱۷۷)

اس کے باپ کا ہو: کرنل فقیر سید وحید الدین اپنی تصنیف ’’مہاراجہ رنجیت سنگھ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ مہاراج کماروں کی تعلیم وتربیت فقیر سید نورالدین کے سپرد تھی۔ رنجیت سنگھ کے بیٹے شیر سنگھ کے آپ ہی اتالیق تھے۔ شیر سنگھ کو اپنے باپ کا مشہور گھوڑا ڈولو بے حد پسند تھا اور وہ اسے مہاراج سے لینے کی بارہا تمنا کرچکا تھا مگر بات نہ بنتی تھی کیوں کہ وہ گھوڑا رنجیت سنگھ کو بھی بے حد عزیز تھا۔ ایک دن بیٹے نے جذبات سے مغلوب ہوکر جی میں کچھ اور ہی ٹھانی۔ داروغۂ اصطبل سے جاکر کہا کہ ہمیں ڈولو پر سواری کا بے حد شوق ہے۔ ذرا دم بھر کے لئے لاؤ اس پر سواری کرآئیں۔ داروغہ نے جو اصل مطلب سے بے خبر تھا، گھوڑے کو مرصع کرکے شیر سنگھ کے حوالے کیا۔ وہ سوار ہوکر نکلا اور پھر لوٹ کر نہ آیا اور گھوڑا اپنے اصطبل میں باندھ لیا۔ داروغہ کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ آخر ایک دن ہمت کرکے سارا واقعہ مہاراج کو جا سنایا۔ رنجیت سنگھ کو بیٹے کی جرأت اور بے باکی پر سخت طیش آیا۔ وہ جب غیض وغضب میں آتا تو یا مونچھوں پر تاؤ دیا کرتا تھا اور یا رومال سے اپنے چہرے کو جھلنا شروع کردیتا تھا۔ دوسری علامت انتہائی غیض وغضب کی غماز تھی۔ رنجیت

سنگھ نے رومال سے چہرے کو جھلتے ہوئے حکم دیا کہ شیر سنگھ کی تمام جائداد، سب جاگیریں اور املاک ضبط اور ساتھ ہی اسے ملک بدر کرنے کا حکم دے دیا۔ معتوب بیٹے نے سیدھا استاد کے گھر کا رخ کیا اور سارا واقعہ سنا کران سے دیا کا دان مانگا کہ جیسے بھی بن پڑے میری جان بخشی کرائیں۔ فقیر صاحب اس وقت تو یہ کہہ کر خاموش ہوگئے کہ تم نے جو کچھ کیا بہت برا کیا۔ شام کو مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رنجیت سنگھ نے کہا: ''فقیر صاحب! سن لیا آپ کے شاگرد نے کیا گل کھلایا اور ہم نے اسے کیسے آڑے ہاتھوں لیا۔'' فقیر صاحب نے سن کر کہا: ''مہاراج! آپ نے جو کچھ کہا وہ بالکل بجا اور جو کچھ کیا مناسب کیا، وہ کم بخت تو گھوڑے کو یوں لے اڑا جیسے یہ اس کے باپ کا ہو۔'' رنجیت سنگھ یہ فقرہ سنتے ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ سارا غصہ جاتا رہا اور فوراً اپنا حکم واپس لے لیا اور کہا: ''آج سے یہ گھوڑا شیر سنگھ کی ملکیت ٹھہرا۔'' (ص ۱۷۸)

اچھا آپ: نواب مرزا سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی اور مولانا عبدالحئی بیخود بدایوانی کسی مشاعرے میں بھی اکھٹے نہیں پڑھتے تھے۔ اتفاق سے ایک جگہ یہی دونوں اساتذہ رہ گئے۔ مولانا بیخود اپنی غزل نکال کر پڑھنے لگے تو نواب سائل نے انہیں روکا اور کہا: ''دیکھو، یہ بدتمیزی نہ کرو۔'' مولانا بیخود نے انہیں حیرانی سے دیکھتے ہوئے غزل جیب میں رکھ لی اور بولے: ''اچھا تم بدتمیزی کرو۔'' (ص ۱۸۲)

غلط فہمی میری تھی: کنہیا لال کپور نے کسی شخص پر خفا ہوتے ہوئے کہا: ''میں تو آپ کو شریف آدمی سمجھا تھا۔'' ''میں بھی آپ کو شریف آدمی سمجھا تھا۔'' اس شخص نے بھی برہمی میں بلاسوچے سمجھے کہہ دیا۔ ''تو آپ ٹھیک سمجھے، غلط فہمی مجھی کو ہوئی۔'' کنہیا لال کپور نے نہایت سنجیدگی اور کمال عجز سے اعتراف کرلیا۔

رشک گلزار: ایک مشاعرے میں معروف پنجابی شاعر خلیل آتش سے بار بار کلام سنانے کی فرمائش کی گئی۔ یوں وہ مجلس میں سب کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ جو شاعر آتا اس کا روئے سخن بھی زیادہ تر انہیں کی طرف ہوتا۔ جب پروگرام کے مطابق پروفیسر گلزار وفا چودھری اپنا کلام سنانے کے لئے سٹیج پر آئے تو سامعین سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: ''حضرات! میں اپنی غزل نذر آتش کرتا ہوں۔'' اس پر خوب قہقہہ پڑا اور مشاعرہ رشک گلزار بن گیا۔ (کشت زعفران ص ۱۸۶)

بڈھے کو پڑھانا: ابونصر فارابی کو مجبوراً ایک ایسے ستر سالہ بوڑھے کو پڑھانا پڑا جو کند ذہن اور غبی ہونے کے ساتھ ساتھ ذہانت کے تمام سوتوں کو عدم استعمال سے خشک کر چکا تھا اور اس کی فکر اور ذہن کی ساری صلاحیتیں زنگ آلود ہوچکی تھیں۔ لوگ دیکھتے کہ ابونصر فارابی پڑھاتے پڑھاتے اس کی کند ذہنی سے اکتا جاتا اور پھر پڑھانے لگتا۔ کسی نے فارابی سے پوچھا: ''تم اسے کس توقع پر پڑھا رہے ہو؟'' فارابی نے جواب دیا: ''بالکل ایسی ہی توقع پر جیسے کسی حبشی کو سفید کرنے کی نیت سے نہلایا جائے۔'' (ص ۱۸۷)

نجات دلانے والی چالیس باتیں

رضاء الدین صدیقی

حضرت سلیمانؓ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم ﷺ سے استفسار کیا کہ وہ چالیس باتیں کون سی ہیں جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ جو ان کو یاد کرلے (اور اپنا شعار بنالے) وہ نجات پا جائے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) ایمان لانا اللہ پر (۲) یوم آخرت پر (۳) فرشتوں کے وجود پر (۴) اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر (۵) تمام انبیاء علیہم السلام پر (۶) مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اس بات پر کہ تقدیر خیر وشر من جانب اللہ ہے (۸) اس امر کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول برحق ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کرکے نماز قائم کرنا (۱۰) زکوٰۃ ادا کرنا (۱۱) رمضان کے روزے رکھنا (۱۲) استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا (۱۳) ہر روز بارہ رکعات سنت مؤکدہ ادا کرنا (۱۴) وتر کو کسی رات ترک نہ کرنا (۱۵) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا (۱۶) والدین کی نافرمانی نہ کرنا (۱۷) ظلم سے یتیم کا مال نہ کھانا (۱۸) شراب نوشی سے بچنا (۱۹) بدکاری سے بچنا (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھانا (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دینا (۲۲) نفسانی خواہشات پر عمل نہ کرنا (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت سے پرہیز کرنا (۲۴) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے بچنا (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھنا (۲۶) لہو ولعب میں نہ خود مشغول ہونا (۲۷) نہ اس کے تماش بینوں میں شریک ہونا (۲۸) کسی کو ظاہری عیب سے نہ پکارنا (یعنی ٹھگنا، کانا، لنگڑا کہنا) (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑانا (۳۰) مسلمانوں کے درمیان غلط فہمی نہ پھیلانا (۳۱) ہر حال میں اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر سے کام لینا (۳۳) اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوجانا (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرنا (۳۵) صلہ رحمی سے کام لینا (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کرنا (۳۷) سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الاّ اللہ، اللہ اکبر کا کثرت سے ورد کرنا (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضری کا التزام کرنا (۳۹) اس بات کا یقین رکھنا کہ جو تکلیف پہنچی وہ ٹلنے والی نہیں تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں تھا (۴۰) کلام اللہ شریف کی تلاوت کسی حال میں بھی نہ چھوڑنا۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ جو شخص ان باتوں کو یاد رکھے اسے کیا اجر ملے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حشر انبیاء اور علماء کے ساتھ فرمائیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۴ نومبر ۲۰۲۱ء)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 1: ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

قارئین! انگریز کے عہد سلطنت میں ہندوستان میں انگلش پادریوں سے متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا مناظرہ ہوا۔ جسے خود حضرت کیرانویؒ نے ''مناظرۃ الہند الکبریٰ'' کے نام سے عربی زبان میں تحریر فرمایا۔ بڑی حد تک ''بائبل سے قرآن مجید تک'' نامی تالیف کے اول میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اس کا ترجمہ کردیا ہے۔ فقیر کی درخواست پر ہمارے مخدوم حضرت مولانا غلام رسول دین پوری شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے اس کا مکمل ترجمہ کرنا شروع کیا۔ جسے ہم یہاں قسط وار شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ حق تعالیٰ مؤلف ومترجم اور ناشر سب پر اپنی رحمت عام وتام فرمائیں۔ آمین! (فقیر: اللہ وسایا)

پس منظر وپیش منظر

''ایسٹ انڈیا کمپنی'' کی جابرانہ و قاہرانہ حکومت کا مقصدِ وحید صرف اور صرف یہ تھا کہ ''ہندوستان'' میں عیسائیت کی تبلیغ واشاعت کر کے اسے دوسرا ''اندلس'' بنادیا جائے، اور ''ہندوستان'' کے ہر فرد کو بزورِ شمشیر وسلطنت عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔ جبر وقہر کا یہ کارواں اپنی طاقت کے بل بوتے ''ہندوستان'' پر عیسائی مشنریوں کا طوفان مسلط کر ہی رہا تھا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے علماءِ حق کی ایک بہت بڑی جماعت کو ان کی مقاومت اور مقابلہ کے لئے، ان کی راہ مسدود کرنے کے لئے کھڑا کردیا جو خدائی آلۂ جارحہ بن کر ان کی راہ میں سدِ سکندری بن گئے۔ اور انہوں نے عیسائیت کی تردید کرنے اور حفاظت و اشاعتِ اسلام میں رات دن منہمک ہو کر تاریخ کا ایک نیا باب رقم کردیا جسے امتِ مسلمہ ہمیشہ یاد رکھے گی، اور ان کی تحریکی وتاریخی خدمات کو سنہری الفاظ وحروف میں لکھتی رہے گی اور نسلِ نو کے ایمان کو جلا بخشتی رہے گی۔ ان علماءِ حق میں سے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، ڈاکٹر وزیر خانؒ، حضرت مولانا سید ال حسنؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا سید امیر حسنؒ، مولانا سید عبدالباریؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا سید ابوالمنصور ناصر علیؒ وغیرہم کے اسماءِ گرامی بطورِ خاص قابل ذکر ہیں۔ اور یہ سب عہد ساز شخصیات ہیں ان حضرات نے عیسائیت کے خلاف جو کارنامہ سرانجام دیا اور علمی ورثہ اپنی تصانیف کی شکل میں چھوڑا، وہ بلاشبہ

ہمارے لئے گراں قدر سرمایہ ہے، اگر ہم اس کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کریں گے تو عیسائی مذہب کے مقابلے میں مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اے کاش! امتِ مسلمہ اس گراں قدر سرمایہ سے مستفید ہو!

مولانا کیرانویؒ میدانِ عمل میں

ان زعماءِ ملت اور علماءِ حق میں سے ''حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ'' خصوصیت کے ساتھ قابلِ تذکرہ ہیں جو تاریخ کے اس نازک وحساس موڑ پر امتِ مسلمہ وملتِ اسلامیہ کے لئے ''مسیحا'' بن کر منصۂ شہود پر آموجود ہوئے۔ جنہوں نے اپنی بے پناہ قوتِ ارادی، ناقابلِ تسخیر علمی وعملی صلاحیت واستعداد، اور پوری ایمانی قوت سے تاریخ کا دھارا موڑ دیا۔ چونکہ مولانا کیرانویؒ حصولِ علم کے سلسلہ میں جب ''دہلی'' میں مقیم تھے تو اپنے اس زمانۂ طالب علمی سے عیسائی مشنریوں کی تیز تر سرگرمیاں بچشمِ خود دیکھتے چلے آرہے تھے۔ عیسائیت کی وسعت وپھیلاؤ اور اس کے جبر وتشدد کی تمام صورتوں سے واقف ہو چکے تھے۔ اور ایک مذہبی گھرانے کے فرد ہونے کے ناطے اسلام کی مظلومیت کو دیکھ کر برابر درد وکرب میں مبتلا تھے۔ دہلی سے واپسی پر ''کیرانہ'' میں مستقل قیام پذیر ہو کر درس وتدریس میں مصروف ہو گئے۔ لیکن درس وتدریس کی مشغولیت کے ساتھ ساتھ ''ردِعیسائیت'' پر ''تصنیف وتالیف'' کا سلسلہ بھی جاری رکھا، متعدد کتب مرتب کر کے شائع بھی کیں۔ مگر ''کیرانہ'' میں رہتے ہوئے براہِ راست کسی عیسائی پادری سے بحث ومباحثہ اور مناظرہ کی کوئی نوبت نہیں آئی تھی۔ کیونکہ عیسائی پادریوں کی زیادہ تر سرگرمیاں ''دہلی'' اور ''آگرہ'' میں عروج پر تھیں۔ وہاں ان کی محنت وسعی شباب پر تھی، کیرانہ میں نہیں۔

آگرہ کا سفر

مشہور یورپین ''پادری پی فنڈر'' چونکہ ''آگرہ'' میں رہتا تھا، اور ''آگرہ'' اس وقت عیسائیوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ مولانا کیرانویؒ ''آگرہ'' جانے سے قبل ''دہلی'' تشریف لے گئے، وہیں آپ کی ملاقات ''ڈاکٹر وزیر خان'' سے ہوگئی، وہ بھی ''آگرہ'' میں رہتے تھے، اور سرکاری ملازم تھے، انگلینڈ سے تعلیم حاصل کی ہوئی تھی، انگریزی کے ساتھ ساتھ ''عبرانی'' زبان سے بھی واقف تھے۔ وہ بھی عیسائی سرگرمیوں سے خوب آشنا تھے، اور ایک سچے وپکے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہندوستان کے حالات دیکھ کر سخت ذہنی کوفت اور قلبی اذیت میں مبتلا تھے، لیکن سرکاری ملازمت کی وجہ سے انہیں کچھ کرنے کے لئے موقع نہیں ملتا تھا، اور نہ ہی ان کی ایک پختہ کار عالمِ دین کی طرح اسلامی علوم وفنون پر وسیع اور گہری نظر تھی، البتہ انگریزی دان ہونے کی وجہ سے انگریزی میں شائع ہونے والے ''مسیحی لٹریچر'' سے خوب واقف تھے۔ ''عہدِ عتیق''

اور ''عہدِ جدید'' اور عام انجیلوں کا بنظرِ غائر مطالعہ رکھتے تھے۔ اور ان کی تحریفات اور تغیر و تبدّل کو جانتے تھے جو بعد کی ''اناجیل'' میں موجود ہے۔ تو مولانا کیرانویؒ نے ملاقات کے وقت انہیں ''آگرہ'' چلنے کی دعوت دی۔ چناں چہ ''ڈاکٹر وزیر خان'' مولانا کیرانویؒ کے ہمراہ ''آگرہ'' چلے آئے۔

آگرہ کے پادریوں سے ملاقات

مولانا کیرانویؒ، ڈاکٹر وزیر خانؒ کو لے کر عیسائیوں کے ''مشن'' تشریف لے گئے جہاں کئی مشہور اور بڑے بڑے پادری اقامت پذیر تھے اور پورے صوبے میں عیسائی مشنریوں کی کمان کر رہے تھے۔ مولانا کیرانویؒ کا مقصد اس ملاقات سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ وغیرہ نہ تھا بلکہ چاہتے تھے کہ ہم اندازہ لگائیں کہ ان کا مبلغِ علم کیا اور کتنا ہے؟ مذہبِ عیسویت کے برحق ہونے کے ان کے پاس کیا دلائل ہیں؟ اسلامی علوم و فنون سے ان کی کتنی واقفیت ہے؟ ان کا طرزِ گفتگو اور اندازِ تکلّم کیا ہے؟ غرضیکہ کسی قسم کی بحث اور کسی مسئلہ پر چھیڑ چھاڑ کا کوئی ارادہ نہیں تھا، اور نہ ہی اس کی تیاری کر کے آئے تھے، صرف سرسری سی ملاقات اور تعارف مدنظر تھا۔ اس لئے ان دونوں حضرات نے نہ ان سے کوئی سوال کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے کسی مذہبی گفتگو کا آغاز کیا۔

آمدم برسر مطلب

''آگرہ'' میں ''عیسائی مشن'' کے سربر آوردہ اور سرگرم پادریوں میں سے ''پادری فرنچ'' اور ''پادری کٹی'' بھی موجود تھے۔ ''پادری فنڈر'' عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ہمیشہ ان دونوں سے صلاح و مشورہ کرتا رہتا تھا۔ مولانا کیرانویؒ اور ڈاکٹر وزیر خانؒ چونکہ حالات کا جائزہ لینے کی نیت سے آئے تھے، بحث و مباحثہ کے لئے نہیں۔ مگر جوش و جذبہ سے بھرے ہوئے اور ہمہ دانی کی غلط فہمی میں مبتلا، اور اپنے علم (در حقیقت جہل) پر مغرور پادریوں نے خود ہی متنازع فیہ مسائل چھیڑ کر گفتگو کا رخ بدل دیا اور مناظرہ کی ٹھان لی۔ جبکہ ان دونوں حضرات نے اس بارے میں کچھ سوچا بھی نہ تھا اور نہ ہی کوئی تیاری کر کے آئے تھے۔ حسنِ اتفاق سے دو مناظرے ہو گئے۔ جن کی مختصر سی رُوداد اور سرگزشت آنے والی سطروں میں درج کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے!

پہلا مناظرہ: الشیخ مولانا رحمت اللہؒ اور ''پادری کٹی'' کے مابین:

رُوداد مناظرہ

باتوں باتوں میں ''پادری کٹی'' نے (انگریزی زبان میں) ''پادری فرنچ'' سے کہا کہ: الشیخ مولانا

رحمت اللہؒ سے ذرا پوچھئے تو سہی! کہ یہ حضرات تورات وانجیل میں تحریف کا دعویٰ کس بنیاد پر کرتے ہیں؟

''پادری فرنچ'' نے (بغیر کسی توقف کے) فوراً ہی مولانا کیرانویؒ سے سوال کردیا۔ڈاکٹر وزیر خانؒ نے (مولانا کیرانویؒ کے جواب دینے سے پہلے ہی) ''پادری فرنچ'' کے جواب میں کہا کہ: (ایک بند کمرے میں بیٹھ کر کسی اہم ترین علمی بحث کا آغاز کریں اور دماغ سوزی کریں جس کو نہ کوئی سننے والا، نہ جاننے والا موجود ہو! اس سے کیا فائدہ؟) اگر مباحثہ ومناظرہ کرنا ہی ہے تو اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں، ہم کیوں نہ (تورات وانجیل کی) تحریف ثابت کرنے سے پہلے اس کی شرائط اور حدود وتفصیلات طے کرلیں؟ تب اس کے بعد گفتگو کا آغاز کریں!

پادریوں کے جذبات

(لیکن پادری بڑے جذبات میں تھے، کیونکہ برسوں سے تمام علماءِ اسلام کو وہ علی الاعلان چیلنج کرتے چلے آرہے تھے، اور آج تک علماءِ اسلام کی طرف سے اس کا کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں ہوا تھا۔اس لئے فطری طور پر ان میں غرور وپندار پیدا ہونا ہی تھا۔وہ سمجھتے تھے کہ ہماری مدلّل گفتگو کا جواب ان کے بس میں نہیں، اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی ہمت وجرأت ہے۔پادریوں نے یہ سوچ کر سنی ان سنی کردی اور اسی دھوکے میں آکر فوراً)

''پادری کٹی'' بولا اور کہا کہ: تورات کی تحریف ثابت کرنا تو ان لوگوں کے بس کی بات ہی نہیں، بلکہ ان کے لئے ناممکن ہے!۔کیونکہ تورات کا مخطوطہ محفوظ ہونے کی دلیل اتنی مستحکم ہے جس کو توڑنا ممکن نہیں۔اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات کا جو نسخہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا تھا وہ ''بخت نصر'' کے زمانے تک ایک صندوق میں بحفاظت رکھا ہوا تھا۔

اور یہ صندوق ''یروشلم'' میں ''ہیکل سلیمانی'' کے اندر رکھا ہوا تھا، جہاں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں تھی۔اور جب بھی کوئی بادشاہ تختِ سلطنت پر صدر نشین ہوتا، اور کرسیٔ صدارت سنبھالتا تو اسی نسخہ سے اپنے لئے لکھ لیتا اور نقل کرلیتا۔اور اسی کو ہی اپنی زندگی کا دستور العمل اور دستورِ حیات بنالیتا۔(اور اصل نسخہ صندوق میں محفوظ رہتا)

(پادری کٹی نے اپنی دانست میں تورات کے محفوظ ہونے کی ناقابلِ تردید شہادت پیش کردی اور دل میں سوچا کہ میں نے بڑا تیر مارلیا ہے۔اب مولانا کیرانویؒ کے لئے خاموش رہنا خلافِ مصلحت تھا، مجبوراً مولانا کیرانویؒ کو اس کا جواب دینا پڑا اور مباحثہ کا آغاز ہوگیا)　جاری ہے!!!

جناب ریاست علی چوہدری پکالاڑاں کا وصال

مولانا اللہ وسایا

پکالاڑاں تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم خان کے جناب چوہدری ریاست علی اپنے قصبہ میں پرچون کی دکان کرتے تھے۔ ساتھ میں ڈاک خانہ منظور کرا رکھا تھا، اس میں ڈیوٹی انجام دیتے تھے۔ خانقاہ عالیہ دین پور شریف کے شیخ ثانی حضرت سائیں میاں عبدالہادیؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔ پکالاڑاں کے قریب بستی کورائی میں حضرت مولانا عبدالغفور ہوتے تھے جو صاحب دل عالم ربانی تھے چوہدری ریاست علی کو ان کی سرپرستی کا اعزاز حاصل تھا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی رہائش فیروزہ میں تھی۔ آپ جب ملتان سے گھر تشریف لاتے تو چوہدری صاحب اپنے علاقہ میں ان کے پروگرام رکھ لیتے۔ قلب وجگر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ رہے۔ انتہائی محنتی، مخلص ومحبّ رفقاء میں سے تھے۔ حق تعالیٰ ان کی تربت پر کروڑوں رحمتیں فرمائیں کہ سراپا ایثار واخلاص مجاہد ختم نبوت تھے۔ کبیر والہ میں ان کی عزیز داری تھی ان سے ملنے جلنے کے لئے آنا جانا ہوتا تو دفتر ملتان کی حاضری اپنے پر فرض کر رکھی تھی۔ اب ایسی محبتوں کے پیکر کہاں؟ کتابوں میں یا قبروں میں: ''زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے'' کچھ عرصہ سے معمولی درجہ کا بخار نزلہ تھا۔ کمزوری وناتوانی نے گھیر لیا۔ ۹ر نومبر ۲۰۲۱ء رات کو انتقال ہوا، اگلے روز ظہر کے بعد جنازہ ہوا۔ راقم (مولانا اللہ وسایا) کی خوش نصیبی کہ جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ رفتید ولے نہ از دل ما!

حافظ صاحبزادہ رشید احمد خانقاہ سراجیہ کا وصال

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے منجھلے صاحبزاہ حافظ رشید احمد رہ گرائے آخرت ہوئے۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا، گوجرانوالہ میں مولانا صاحبزادہ داؤد احمد مرحوم کے ہاں انہوں نے میٹرک بھی کیا۔ پھر عملی زندگی میں قدم رکھا۔

مرکز سراجیہ کے نام پر لاہور میں حفظ قرآن مجید کی تعلیم کا آغاز کیا، دارالمطالعہ قائم کیا، انٹرنیٹ کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت پر جاندار اور شاندار کام کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ اس عنوان پر متعدد رسائل وسیع تعداد میں شائع کر کے اندرون وبیرون ملک سعی تمام سے خود کو مصروف رکھا۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے، خوب سے خوب تر علاج کی کوشش رہی لیکن تقدیر غالب

آئی کہ اللہ رب العزت کے حضور سب کچھ چھوڑ کر چل دیئے۔ ۲۵/نومبر ۲۰۲۱ء کو خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین اور مرحوم کے برادر اکبر مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، حضرت صاحبزادہ نجیب احمد، مرحوم کے برادران اور دو صاحبزادے، دو صاحبزادیاں، اہلیہ سب پسماندگان تعزیت کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں اور جملہ پسماندگان کی غیب سے کفالت فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

حضرت مولانا نورالاسلام ڈھاکہ کا وصال

حضرت مولانا نورالاسلام ڈھاکہ بنگلہ دیش میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ تھے۔ بڑے مجاہد اور بھرپور عالم دین، نامور خطیب اور شعلہ نوا مقرر تھے۔ ان کے دم قدم سے پورا بنگلہ دیش ختم نبوت زندہ باد کے ترانوں سے گونجتا رہا۔ وہ قادیانیت کے لئے سوہان روح تھے اور فدایان ختم نبوت سے سراپا شیروشکر۔ ان سے بنگلہ دیش، برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنسوں کے موقعہ پر خوب یاد اللہ رہی۔ بریڈفورڈ برطانیہ میں خالصتاً بنگلہ زبان میں ختم نبوت کانفرنس کی انہوں نے داغ بیل ڈالی۔ ڈھاکہ میں ان کا خاصہ معروف دینی ادارہ تھا جس کے بانی ومہتمم تھے۔ ۲۹/نومبر ۲۰۲۱ء کو وصال فرمائے رحمت حق ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کی تربت کو بقعۂ نور فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

مولانا عبدالباقی نقشبندی کا انتقال

تحصیل چیچہ وطنی کے معروف عالم دین اور جامعہ محمدیہ چک ۴۲/بارہ ایل کے بانی اور مہتمم اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماء مولانا عبدالباقی نقشبندی ۴/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو رحلت فرماگئے۔ مرحوم نے دورہ حدیث جامعہ نصرت العلوم گجرانوالہ سے کیا اور خاندانی طور پر خانقاہ سراجیہ کے متوسلین میں سے تھے۔ تحفظ ختم نبوت اور دینی وتحریکی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے جذبہ عشق رسالت سے انکا قلب و جگر منور تھا۔ چناب نگر کی سالانہ کانفرنس میں ہر سال شرکت کرتے تھے۔ آپ کے دونوں بیٹے مولانا عبدالہادی اور مولانا عبدالباری آپ کی رحلت کے بعد جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ درویش منش عالم دین مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور دینی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(مولانا عبدالحکیم نعمانی)

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر: 3　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

صور اسرافیل

اس کے ساتھ ’’زمیندار‘‘ میں ’’صور اسرافیل‘‘ کے عنوان سے ایک زوردار مقالہ سپرد قلم فرمایا جو یہ ہے:

باز گلبانگ پریشاں مے زنم　آتش اند عندلیباں مے زنم

وہ آخری فتنہ جس کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی۔ مشرق میں قادیانیت کی شکل پکڑ کر ظاہر ہو چکا ہے۔ ان کو جنہیں دیدۂ بینا دیا گیا ہے۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے آٹھ کروڑ (اس وقت متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد اتنی تھی) مسلمانوں کی اجتماعی غیرت دینی اپنے پورے حجازی جوش اپنی پوری مدنی استقامت کے ساتھ نہ اٹھ کھڑی ہوئی تو اسلام کا خدا حافظ ہے۔ میں مسلمانوں کو اللہ کے نام پر جو لم یلد ولم یولد ہے۔ محمد مصطفی ﷺ کے نام پر جو خاتم النّبیین ہیں۔ اسلام کے نام پر کہ وہی ایک دین ہے۔ درد بھرے دل سے صلائے عام دیتا ہوں کہ ’’مجلس دعوت وارشاد‘‘ قائم کر کے اپنے جزوی اختلافات ان دو مقاصد کی خاطر مٹا دیں۔ (۱)...... فتنۂ قادیان کا استیصال، (۲)...... فتنہ افرنج کی بیخ کنی۔ اگر مسلمان ان مقاصد میں کامیاب ہو گئے تو دین بھی ان کا ہے اور دنیا بھی۔ ورنہ خسران مبین کے سوا کچھ نہیں۔‘‘　(زمیندار ۷؍مارچ ۱۹۳۴ء)

ملک کے طول وعرض میں ہیجان

چناں چہ مولانا کی گرفتاری اور اس بیان اور مقالہ کے بعد پورے براعظم میں آگ لگ گئی اور جابجا ’’دعوت وارشاد‘‘ کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ جن کی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں:

☆...... باغ بیرون موچی دروازہ میں مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ جن مقاصد کی خاطر مولانا اور ان کے رفقاء جیل میں گئے۔ ہم ان سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے پوری قوم جسد واحد کی طرح سینہ سپر رہے گی۔ جلسہ سے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا داؤد غزنویؒ اور دیگر اکابر نے خطاب کیا۔

☆...... اگلے دن مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام بیرون دہلی دروازہ میں ایک جلسہ عام کے ذریعے ان

حضرات کو اس اقدام پر مبارکباد پیش کی گئی اور ان کو پوری تائید کا یقین دلایا گیا۔ مسجد خیرالدین امرتسر، لدھیانہ، جالندھر، انبالہ اور پنجاب کے دوسرے شہروں گوجرانوالہ، سیالکوٹ میں بھی ان حضرات کی گرفتاری پر احتجاجی جلسے ہوئے۔

☆...... یاد رہے کہ گرفتاری سے قبل باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ عام میں مولانا نے گرفتاری پر ضمانت نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس پر مسلمانان لاہور نے صاد مزید اور مولانا کو خراج تحسین ادا کیا تھا۔

☆...... ۱۰؍مارچ ۱۹۳۳ء دارالعلوم دیوبند میں بعد نماز جمعہ عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت علامہ انور شاہ صاحب کاشمیریؒ نے انتہائی رقت آمیز الفاظ میں ارشاد فرمایا: ''آٹھ یوم سے متواتر بواسیر کا خون بدن سے خارج ہو رہا ہے۔ ضعف ونقاہت مانع تقریر ہے اور دو وقت سے فاقہ بھی ہے۔ لیکن دجال قادیان کے ہذیانات اور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی حقیقی محبت نے آپ حضرات کے سامنے چند گزارشات پیش کرنے کے لئے ممبر پر بیٹھنے کی جرأت دلا دی۔ منشی غلام احمد قادیانی بلاشبہ مردود ازلی ہے۔ اس کے کفر میں احتمال بھی پیدا نہ کرنی چاہئے۔ اس کو شیطان سے زیادہ خطرناک سمجھنا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ شیطان نے صرف ایک نبی کا مقابلہ کیا اور اس خبیث وبد باطن نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افتراء پردازی کی اور ان کی توہین پر لب کشائی کر کے فی النّار والسقر ہوگیا۔ جو لوگ اب تک میرزا اور اس کے متبعین کے کافر سمجھنے میں متأمل ہیں۔ ان کا علم صحیح نہیں ہے۔ شرعی نقطۂ نظر سے ایک وجہ بھی ایسی نہیں نکل سکتی۔ جس سے اس فرقۂ شیطانیہ کا اسلام ثابت ہو سکے۔''

''علمائے اسلام نے انفرادی حیثیت سے متواتر کوششیں اس فتنہ کے استیصال کے لئے کیں، ان کی یہ جدوجہد اور ان کے رفقاء کی قربانی خدا کے نزدیک ان شاء اللہ! مقبول ہوگی۔ دعا ہے کہ وہ خدا جس نے پیغمبر آخرالزمان ﷺ کے لائے ہوئے دین مبارک کے لئے قرآن حکیم میں الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ارشاد فرمایا۔ ان کو ثواب دارین عطا فرمائے:

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

''قادیانیوں کے مقابلہ میں یہ جنگ خالصتاً لوجہ اللہ کی جارہی ہے۔ یہ مذہبی اور سیاسی دونوں حیثیتیں رکھتی ہے۔ میں سیاسی پہلو کو بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ اگرچہ کمزوریٔ اعضاء کی وجہ سے جیل جانے کی سکت نہیں۔ مگر ان حضرات سے جنہوں نے مجھ سے حدیث کا سبق پڑھا ہے، خصوصاً اور عالم اسلام سے عموماً دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ لاہوری فداکاروں کی طرح میرزائیت کے قصر بے بنیاد کو برباد کرنے میں ممکن سعی سے دریغ نہ فرمائیں۔ (زمیندار ۱۵؍مارچ ۱۹۳۳ء)

☆...... دریں اثناء اسی دن یعنی ۱۰؍مارچ (۱۹۳۳ء) بروز جمعہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سوات میں طلباء واساتذہ جامعہ کا عام اجتماع زیر صدارت جناب مولانا شبیر احمد عثمانی منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان اوران کے رفقاء کو اس جہاد عظیم کے لئے مبارکباد پیش کی گئی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اخبار ''عادل'' میں خواجہ حسن نظامی کے اس بیان پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ جس میں انہوں نے عامۃ المسلمین کے اتحاد کا واسطہ دے کر مولانا ظفر علی خان کو اس سے باز رکھنے کی تلقین کی۔ مولانا شبیر احمد نے فرمایا کہ قادیانیوں سے اتحاد کو اتحاد المسلمین کہنا نہ صرف کہ گمراہ کن ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

آخر میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے ارشاد فرمایا: ''مولانا ظفر علی خان بلاشبہ سیاسی مدبّر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مذہبی قائد بھی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ آڑے وقتوں میں نتائج سے بے پرواہ ہوکر ملت اسلامیہ کی صحیح نمائندگی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ قید وبند و دیگر مصیبتوں میں بسر ہوا ہے۔ مولانا اوران کے اخبار نے جو خدمات انجام دی ہیں، وہ میرے دل پر نقش ہیں۔ فتنۂ قادیان کے استیصال میں مولانا ظفر علی خان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ وہ زمانۂ حال کے عین مناسب ومطابق ہے۔ اگرچہ ہمارے علماء نے اس فتنہ کی ابتداء سے اب تک قادیانیت کے خلاف جو عظیم الشان کام کئے ہیں وہ بھی قابل قدر ہیں۔ مگر مولانا ظفر علی خان نے چند سال میں اس فتنہ کی سرکوبی میں جو کامیابی حاصل کی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ فتنہ اب قیامت بن رہا ہے اور بحث ومناظرہ سے اب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا تو انہوں نے وہ طرز عمل اختیار کیا جو نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ کے دل میں گھر کر گیا۔ اس میں انہیں اتنی کامیابی ہوئی جو علماء کی متفقہ جدوجہد سے نہیں ہوئی۔ وہ مسلمانوں کو راستہ دکھا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوچکے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی خواہش پر طول وعرض ملک میں ہر جگہ ''دعوت وارشاد'' کی شاخیں قائم ہوں۔'' آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے مولانا اوران کے رفقاء کو ہدیۂ تبریک پیش کیا گیا اور یقین دلایا گیا کہ جملہ مسلمان اس مہم میں آپ کے ساتھ ہیں۔''　(زمیندار ۱۵؍مارچ ۱۹۳۳ء)

انہی دنوں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان اجتماع زیر صدارت سید مرتضٰی بہادر رکن اسمبلی منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پنجاب کے اس فعل کی مذمّت کی گئی اور اسے مداخلت فی الدین قرار دیا گیا اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ مولانا اوران کے رفقاء کا مقدمہ واپس لے کر جلد از جلد رہا کرے ورنہ نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔　(الجمعیۃ مارچ ۱۹۳۳ء)

غرض سارے ملک میں طوفان کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی کہ حکومت پریشان ہوگئی۔ مسلمان عوام کھل میدان میں آگئے۔ جس پر گورنمنٹ نے چند ماہ بعد اپنا مقدمہ واپس لے لیا۔ مولانا اوران کے رفقاء غیر

مشروط طور پر رہا ہوگئے۔ دوران مقدمہ مولانا ظفر علی خان نے ۱۵/اپریل ۱۹۳۳ء) کو عدالت کو خطاب کرتے ہوئے حسب ذیل نظم پڑھی:

ہو رہی ہیں برکتیں نازل نئے آئین کی　　مل رہی ہے خاک میں عزت نبی کے دین کی
باپ ''لندن''، ''شملہ'' بیٹا ''قادیاں'' روح القدس　　اے مسلمانو! یہی تفسیر ہے والتین کی
قادیاں زادوں کے آگے آج کل پنجاب میں　　عیسیٰ مریم کی چلتی ہے نہ الیاسین کی
آج وہ جاہل بھی کہلاتے ہیں سلطان القلم　　چھین لی صحت زباں نے جن سے قاف اور شین کی
کل بنے پھرتے تھے جو اپنے زمانے کے نبی　　آج چادر ان کے مرقد پر چڑھی سجین کی
بن گئے کافر مسلمان مٹ گئی رسم جہاد　　عاقبت محمود ہے بے شک بشیرالدین کی
منکر ختم نبوت پر ہوا کیوں طعنہ زن　　ہے یہی سب سے بڑی تقصیر مجھ مسکین کی

(عدالت فوجداری ۱۴۴-۱۰/اپریل ۱۹۳۳ء)

اب صورت یہ تھی کہ پورے ملک کے اہم شہروں وقصبات میں دعوت وارشاد کے ماتحت قوم اس فتنہ کے استیصال پر کمر بستہ ہوگئی۔ مجلس احرار بھی تحریک کشمیر کے بعد اس فتنہ کے خلاف میدان عمل میں آ گئی۔ کشمیر کمیٹی میں قادیانیوں کی شرکت اور احرار کی تحریک کو ناکام بنانے میں ظفراللہ خان اور قادیانیوں نے جو رول ادا کیا۔ اس نے احرار کو مجبور کر دیا کہ وہ اس فرقۂ ضالہ کا سیاسی سطح پر مقابلہ کریں۔ مگر حکومت برطانیہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ میرزائیت کا یہ شجرۂ خبیثہ جو اس کے استعماری مقاصد کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ اسے کسی قسم کا گزند پہنچے۔ ظفراللہ خان مرکزی حکومت کا ایک اہم پرزہ تھے۔ یہ جدوجہد شدت اختیار کر گئی۔ اگلے سال مجلس احرار نے قادیان میں کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دیں۔ جس کی صدارت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری (مرحوم) نے کرنا تھی۔ کیونکہ شعبہ تبلیغ کے وہ صدر تھے۔ اس میں مولانا ظفر علی خان نے بھی شرکت کی اور اقلیت کی قرارداد پیش کی جو درج ذیل ہے:

قرارداد نمبر (۱) احرار تبلیغ کانفرنس قادیاں: چونکہ میرزا غلام احمد قادیانی نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے جو شخص مجھے نبی تسلیم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج ہے اور تمام دنیائے اسلام کے علماء مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعویٰ نبوت اور دیگر دعاوی اور عقائد کفر کی بنا پر اسے اسلام سے خارج ومرتد سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام میرزائیوں کو مردم شماری میں مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔

محرک: مولانا ظفر علی خاں۔ مؤید: مولانا ابوالوفا شاہجہان پوری، مولانا محمد مسعود الہڑوی، مولانا محمد بخش مسلم فاضل دیوبند!

قرارداد نمبر۲ میں، چوہدری ظفر اللہ کی تقرری کے خلاف احتجاج اور حکومت ہند کو انتباہ وتنبیہہ، ان کے اس عہدہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ، سر فضل حسین پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ان کے ہر فعل کو اسلام سے غداری پر مبنی قرار دیا گیا۔ محرک: مولانا حسین احمد مدنی۔ (زمیندار ۱؍اکتوبر ۱۹۳۴ء)

اندریں حالات حکومت ہند کے اشارہ پر حکومت پنجاب نے زمیندار پر مشق ستم تیز کرنے کا فیصلہ کرلیا جو پہلے ہی جرم حق گوئی کا پرانا مجرم تھا۔ چناں چہ ایک بے ضرر فکاہی مضمون کی بناء پر ۱؍اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ''زمیندار'' سے چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کرلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ''زمیندار'' کے ''کشمیر نمبر''، ''مجاہد نمبر'' اور ''شہید نمبر'' شائع کرنے کے جرم میں (جس میں قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی میں شرکت اور اس کے نتائج سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا تھا) ''زمیندار'' کا منصور سٹیم پریس اور اس کے جملہ پتھر بھی ضبط کرلئے گئے۔ جس پر قادیاں میں بے حد خوشیاں منائی گئیں کہ اب ''زمیندار'' کی آواز ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی۔ نہ ہی زر ضمانت ادا ہوگا، نہ ہی کوئی پریس اسے چھاپنے پر راضی ہوگا۔ مگر خدا جزائے خیر دے شیخ عنایت اللہ مالک کریمی پریس کو جنہوں نے ''زمیندار'' چھاپنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ ادھر بحمداللہ! زر ضمانت بھی داخل کردیا گیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ''زمیندار'' کریمی پریس سے طبع ہوکر دعوت جہاد دینے کے لئے پھر میدان میں آگیا۔ ''زمیندار'' کے صفحہ اوّل پر مولانا یوں گویا ہوئے:

ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کی قیمت

سرکار نے ضبط کیا ''زمیندار'' کا مطبع
میرزائیوں کے گھر میں جلے گھی کے چراغ آج
چمکائے گئے اندلسی اور دمشقی
روشن ہوئے اسلام کے سینے کے یہ داغ آج
کیا طرفہ تماشا ہے کہ ہوں آکے معارض
کعبہ کی عنادل سے کلیسا کے کلاغ آج
خمیازہ کش عشق رسول عربی ہوں
میرے دل مضطر کو میسر ہے فراغ آج
توحید کی دہلیز پہ ہوں ناصیہ فرسا
پہنچا ہے مرا عرش معلیٰ پر دماغ آج
جو بوالہوسوں کو نہ ملی ہے نہ ملی گی
اس دولت سرمد کا ملا مجھ کو سراغ آج
ہے جس کی ہر ایک بوند میں کوثر کی ملونی
ساقی نے دیا مجھ کو وہ لبریز ایاغ آج
مرزائی بجاتے ہوئے بغلیں نکل آئے
کوش تھے کہ ہوا باغ ''زمیندار'' کا زاغ آج
لیکن یہ خوشی تھی فقط اک عشرہ کی مہماں
پھر رحمت باری سے وہی زاغ ہے باغ آج

(''زمیندار'' ۱۴؍نومبر ۱۹۳۴ء)

اسی پر بس نہیں حکومت اپنی حد تک پورے تشدد سے حملہ آور تھی۔ ادھر مولانا بھی ڈٹ گئے۔

ایک قادیانی و مسلمان کے مابین گفتگو

آخری قسط   مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری

برادرم! میں آپ سے پوچھتا ہوں! کہ مرزا قادیانی نے جہاں اور دعوے کئے وہاں مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ تو کیا امام مہدی علیہ الرضوان کی مذکورہ علامات اس میں پائی جاتی ہیں؟ جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد، باپ کا نام غلام مرتضیٰ، یہ قادیان میں پیدا ہوا، بیت اللہ شریف سرے سے گیا نہیں، دجال کو قتل نہیں کیا۔ قسطنطنیہ کو فتح نہیں کیا۔ مرزے قادیانی کا جنازہ حکیم نورالدین نے پڑھایا وغیرہ۔ یہ تمام باتیں سامنے رکھ کر جواب دیجئے!

دوسرے سوال کا جواب: آپ نے کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ وفات پاچکے ہیں اور آیت پیش کی ''کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ''۔ تو عرض خدمت یہ ہے کہ علمی دنیا کا اور بحث ومباحثہ کا اصول ہے کہ دعویٰ اگر خاص ہو تو دلیل بھی خاص دی جاتی ہے، اور اگر دعویٰ عام ہو تو دلیل بھی عام دی جاتی ہے۔ آپ نے دعویٰ تو خاص کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور دلیل وہ پیش کی کہ جس میں اللہ نے تمام بنی آدم کے لئے رہتی دنیا تک ایک عمومی ضابطہ اور قانون بیان فرمایا ہے کہ ''ہر ذی روح اور ہر متنفّس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے''، اس میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خصوصیت سے نام تو مذکور نہیں ہے، جبکہ آپ خصوصیت کے ساتھ ان کا نام لے رہے ہیں کہ وہ وفات پاگئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کردہ یہ ضابطہ و قانون سب کے لئے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی ضابطے اور قانون کے پابند ہوں گے دوبارہ جب دنیا میں تشریف لائیں گے تو اپنا عرصۂ حیات پورا کر کے اس ضابطہ و قانون کے تحت موت کا ذائقہ چکھیں گے۔ لہٰذا آپ کی بات تب مانی جائے گی کہ خاص دعویٰ کے مطابق دلیل بھی خاص پیش کریں کہ اس میں یہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ اور میرا چیلنج ہے کہ دنیا کے کسی مفسّر (قادیانیوں کی تفسیروں کے سوا) کی تفسیر میں دکھادیں کہ اس نے یہ آیت پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہو۔

نیز میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا تعلق ہے؟ آپ مرزا قادیانی پر کیوں پردہ ڈال رہے ہیں، اس کے متعلق بحث کیوں نہیں کرتے؟

تیسرے سوال کا جواب: آپ نے کہا کہ ''رَفَعَ'' کا لفظ قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے، اس کا مطلب عام طور پر ہے ''وفات پالینا، وفات پائے گئے'' تو آنجناب کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ ''رَفَع'' کا

معنی قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں اور دنیا کی لغت کی کتابوں میں کہیں بھی ’’وفات پالینا یا وفات پائے گئے‘‘ کے نہیں ہیں۔ بقول آپ کے کہ قرآن پاک میں کئی جگہ ’’رَفَع‘‘ کا لفظ آیا ہے، میں مثال کے طور پر چند آیات کا حوالہ دیتا ہوں کہ وہاں وفات کے معنی نہیں بلکہ ’’بلند کرنا، اوپر کو اٹھانا اور اونچا کرنا‘‘ کے معنی ہیں۔ لیجئے!

۱...... ’’وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ (یوسف:۱۰۰)‘‘ (اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر) کیا یہاں ’’رَفَع‘‘ کا معنی ماں باپ کو مار دیا کر سکتے ہیں؟۔

۲...... ’’اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (رعد:۳)‘‘ (اللہ وہ ہے جس نے اونچے بنائے آسمان بغیر ستون کے، جن کو تم دیکھتے ہو) کیا یہاں ’’ ’’رَفَع‘‘ کا معنی یہ کر سکتے ہیں کہ اللہ نے آسمان مار دیئے؟۔

۳...... ’’وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ (بقرہ:۶۳)‘‘ (اور بلند کیا تمہارے اوپر کوہِ طور کو) کیا یہاں یہ مطلب لے سکتے ہیں کہ ہم نے کوہِ طور کو تمہارے اوپر فوت کر دیا؟

۴...... ’’وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ (بقرہ:۱۲۷)‘‘ (اور یاد کیجئے اور وقت کو جب اٹھاتے تھے ابراہیمؑ بنیادیں بیت اللہ کی اور اسماعیلؑ) کیا یہاں یہ ترجمہ کر سکتے ہیں کہ بیت اللہ کی بنیادوں کو وفات دے رہے تھے؟

۵...... ’’وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح:۴)‘‘ (اور ہم نے آپ علیہ السلام کا ذکر بلند کیا) کیا یہاں یہ معنی کر سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کا ذکر مار دیا؟

۶...... ’’وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (الزخرف:۳۲)‘‘ (اور بلند کر دیئے ہم نے درجے بعض کے بعض پر)

۷...... ’’وَ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا (مریم:۵۷)‘‘ (اور اٹھالیا ہم نے ان کو ایک اونچے مکان پر)

۸...... ’’بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ (نساء:۱۵۸)‘‘ (بلکہ اس کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف)

یوں تو (بقول آپ کے بھی) بے شمار آیات ہیں جن میں ’’رَفع‘‘ کا لفظ آیا ہے۔ نمونے کے طور پر میں نے آٹھ آیات کا حوالہ دیا ہے اور ساتھ ترجمہ بھی لکھا ہے۔ اب آپ امت مسلمہ کا کوئی ایک مفسّر (قادیانیوں کے سوا) بتائیں جس نے ’’رَفع‘‘ کا معنی ’’وفات پالینا یا وفات پائے گئے‘‘ کیا ہو یا مطلب بتایا ہو۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ قرآن پاک کی سراسر تحریف ہے جو صرف اور صرف قادیانی فرقہ کرتا ہے۔

چوتھے سوال کا جواب: آپ نے کہا کہ ویسے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے وہ آپ ﷺ سے کئی سو سال پہلے ختم ہو چکے۔ تو اس حوالے سے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں رسول بن کر تشریف لائے، قرآن پاک بھی یہی کہتا ہے ''وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (ال عمران:۴۹)''

تو جب تک اللہ کے علم میں مقدر تھا بنی اسرائیل میں دین کی تبلیغ فرماتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمانوں پر اٹھا لیا، قربِ قیامت میں جب تشریف لائیں گے تو عہدۂ نبوت ورسالت سے معزول نہیں ہوں گے (جیسا کہ تفصیل کے ساتھ پہلے بتا چکا ہوں) اور اپنی شریعت کی تبلیغ نہیں کریں گے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ کو نافذ کریں گے۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کا پرچار کریں گے، چار دانگ عالم میں آپ ﷺ کی ختم نبوت کا جھنڈا لہرائیں گے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِبْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ'' (کہ اس وقت تمہاری خوشی کا کیا عالم ہوگا جب ابن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہوگا)۔ جب تک روئے زمین کا چپہ چپہ آپ (ﷺ) کی ختم نبوت کی گواہی نہیں دے لے گا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

برادرم! آپ بتائیں کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے آنے سے یہ تمام مقاصد پورے ہوگئے ہیں اگر نہیں ہوئے تو پھر ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی مسیح نہیں تھا بلکہ جھوٹا تھا۔

البتہ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ وہ آپ ﷺ سے کئی سو سال پہلے ختم ہو چکے تو قرآن وحدیث یہ ثابت کر کے دکھائیں اور ایسے صریح الفاظ پیش کریں جن میں ان کا کئی سو سال پہلے ختم ہونا مذکور ہو۔'' اس کا پروف اور ثبوت آپ کے ذمہ ہے''۔ اگر آپ ثابت کر دیں گے (جس طرح ہم نے قرآن وحدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا اور آسمانوں پر اٹھایا جانا پھر قربِ قیامت میں ان کا زمین پر نازل ہونا ثابت کیا ہے) تو ان شاء اللہ ہم آپ کی بات تسلیم کریں گے۔ لیکن **Authentic Proof** ہو۔

پانچویں سوال کا جواب: آپ نے کہا کہ احادیث تو کافی ساری منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ ان کو قرآن کی تائید نہیں ملی اگر ہیں بھی تو بہت کم ہیں۔ تو عرضِ خدمت یہ ہے کہ آپ کی یہ بات سو فیصد نہیں بلکہ ہزار فیصد غلط ہے۔ کیونکہ ذخیرہ احادیث امتِ مسلمہ اور جمیع انسانوں کے لئے قطعی حجت ہیں اور قرآن پاک کی اولین تفسیر ہیں، صدیوں سے امتِ مسلمہ جس طرح قرآن کو قابل حجت وقابلِ عمل مانتی چلی آرہی ہے اور لاکھوں کروڑوں اہلِ ایمان، اور علماء و بزرگان، اولیاء واصفیاء، ابدال واقطاب وحی الٰہی کے ان دونوں سر چشموں پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا وآخرت سنوار گئے ہیں، صحابہ وتابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور محدثین حضرات نے پیدل سفر کر کے ایک ایک حدیث حاصل کی یوں ذخیرۂ احادیث اکٹھا کیا، اور حدیث کی خدمت

کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کی۔اور شارحین نے ان کی بیسیوں شروحات لکھ کر امتِ مسلمہ تک پہنچائیں جن سے امت فیض یاب ہو رہی ہے۔اسی طرح تا قیامت حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے یہ سلسلہ جاری ساری رہے گا۔آپ اپنی اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ احادیث تو منسوخ ہوچکیں ہیں، کیونکہ ان کو قرآن کی تائید نہیں ملی ۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے، ماقبل میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث دیکھیں اور بار بار دیکھیں،اور فیصلہ کریں کہ کیا احادیث کو قرآن پاک کی تائید نہیں ملی؟ نیز اس موضوع پر بھی محدثین کی خدمات جلیلہ وعظیمہ ہیں۔آپ کی اسٹڈی نہ ہو تو اس میں مسلمانوں کیا قصور ہے؟۔میری اسٹڈی اور ریسرچ کے مطابق احادیث کا انکار یا تو منکرینِ حدیث نے کیا یا مرزا غلام احمد قادیانی نے۔غالباً آپ نے بھی انہیں کا سہارا لیتے ہوئے یہ بات کہہ دی ہے، کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ’’اعجاز احمدی‘‘ میں لکھا ہے:

’’میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں، بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی:ص ۳۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے کہا کہ ’’میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں‘‘ اور پھر یہ کہا کہ ’’دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں‘‘۔اس عبارت کے تمام جملے سراسر کفریہ ہیں اس لئے امتِ مسلمہ اور آئین پاکستان اور دنیا کی عدالتوں کا فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔مذکورہ بالا باتوں کا جواب آپ کے ذمہ ہے کہ آپ یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ احادیث منسوخ ہوچکی ہیں کیونکہ ان کو قرآن کی تائید نہیں ملی۔میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

<u>غزل کہ بٹیر</u>: کوئی شاعر اپنے کلام کا موازنہ کسی پرانے شاعر کے کلام سے کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ’’میری یہ غزل اسی زمین میں ہے، ان کی غزل سے لڑا کر دیکھ لیجئے کہ کس کا کلام بہتر ہے۔‘‘ منور لکھنوی یہ سن کر بولے: ’’کیوں حضرت! یہ غزل ہے یا کوئی بٹیر؟‘‘ (کشت زعفران ص ۱۸۶)

<u>ایک رنگ</u>: خواجہ حسن نظامی مرحوم کا انگریزوں سے کافی میل جول تھا۔ان کے ایک انگریز دوست رچرڈ ولیم نے خواجہ صاحب سے ازراہ مذاق پوچھا کہ انگریز تو سب ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں، مگر یہ کیا بات ہے کہ ہندوستانی لوگوں کا رنگ ایک جیسا نہیں ہوتا تو خواجہ صاحب نے برجستہ جواب دیا: ’’گھوڑے مختلف رنگ کے ہوتے ہیں مگر گدھوں کا رنگ ایک جیسا ہوتا ہے۔‘‘ یہ جواب سن کر رچرڈ ولیم مسکرا کر بولا: ’’آپ سے سوال کون کرے؟‘‘ (کشت زعفران ص ۱۸۷)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے …… مبصر: مولانا اللہ وسایا

عقبیٰ کے مسافر: مؤلف مولانا سید زین العابدین: صفحات ۳۵۴: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارۃ النور، دکان نمبر۲، ۳۰ انور نشن بنوری ٹاؤن گراؤنڈ کراچی!

مکرم محترم مولانا سید محمد زین العابدین جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فاضل عالم دین ہیں۔ سید آل رسول ہیں۔ حق تعالیٰ نے خوب صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ پڑھنے پڑھانے کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ ہمارے مولانا مولانا سعید احمد جلالپوری مرحوم نے ان میں لکھنے لکھانے کی جوت جگائی۔ اس وقت تک کئی کتابوں کی ترتیب واشاعت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ پہلے لکھنے کا شوق تھا۔ جمع وترتیب سے کام کا آغاز کیا۔ اب وہ ایک اٹھتے ہوئے نوجوان جذبوں، ابھرتے ہوئے امنگوں کے حامل ایک مصنف کے طور پر چھا رہے ہیں۔ کئی ان کی کتب منظر عام پر آ چکی ہیں اب ان کی نئی کتاب جو پچھتر کے قریب تعزیتی وسوانحی مضامین پر مشتمل ہیں۔ ’’عقبیٰ کے مسافر‘‘ کے نام سے زیر نظر ہے۔

ان مضامین میں حضرت مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت سے لے کر مولانا طلحہ کاندھلوی تک پاک وہند کے جید اکابر علماء مشائخ داعیان کے حالات پر قلم فرسائی کی ہے۔ ان کی وفیات کی ترتیب کو سامنے رکھ کر اپنے مضامین کو یک جا کر دیا ہے۔ اس میں خوبی وکمال یہ ہے کہ تمام حضرات کا سن پیدائش وسن وفات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ جو بجائے خود ایک تحقیقی کام ہے۔ ان میں ضروری امور کو لیا ہے۔ طوالت کو جگہ نہیں دی۔ اور کوئی اہم بات رہنے نہیں پائی۔ اجمال تو ضرور ہے لیکن اس میں ابہام بالکل نہیں ہے۔ وفیات کے لٹریچر میں ایک شاندار اضافہ ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق قدردانی کریں گے۔ فقیر تو ان کی کامیاب صحافتی ترقی پر ڈھیروں خوشیوں کو اپنے دل میں موجزن پاتا ہے۔ خدا کرے اور زور قلم زیادہ۔

ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کی اشاعت خاص بیاد سید عطاء المہیمن شاہ بخاری:

ترتیب: سید محمد کفیل شاہ بخاری: صفحات ۴۳۲: قیمت ۳۰۰ روپے: ملنے کا پتہ: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان!

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادہ اور جانشین حافظ قاری سید عطاء المہیمن شاہ بخاری سابق امیر مجلس احرار اسلام کی یاد میں ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جو آپ کی جماعتی، ذاتی اور قومی خدمات جلیلہ کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ملک بھر کے تمام احباب نے آپ کے

متعلق جو تحریر کیا اسے اس میں یک جا کر دیا ہے۔ جو آپ کی زندگی کے تمام پہلو کو آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ تمام لکھنے والے حضرات نے اپنے اپنے طور پر ان کے ایسے ایسے واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ جو ایمان پرور بھی ہیں اور جہاد آفریں بھی۔ مدیر اپنی تمام ترٹیم کے ساتھ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ایک جامع وقیع معلوماتی اور تاریخی دستاویز مرتب کر دی ہے۔ جس میں احساسات، جذبات، خدمات، خراج تحسین، گلہائے عقیدت کا انبار لگا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب ذوق قدردانی میں بخل نہ کریں گے۔ مجلد خوبصورت طباعت کی تمام خوبیوں کا مرقع یہ نمبر ڈھیروں معلومات کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کی اشاعت خاص بیاد شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق: صفحات: ج اول ۵۶۵: ج دوم ۵۶۶: ج سوم ۵۸۱: ج چہارم ۵۲۰: کل صفحات چہار جلد ۲۲۳۲ قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ ماہنامہ الحق جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ!

پہلی جلد میں پہلا باب نقوش حیات، دوسرا باب سیرت وکردار اوصاف وکمالات، تیسرا باب فضل وکمال اور تقدس وعظمت، چوتھا باب اہل قلم وارباب صحافت کی نظر میں۔ دوسری جلد میں پانچواں باب اہل علم ودانش کی نظر میں، چھٹا باب قومی، ملی سماجی، سیاسی وپارلیمانی خدمات اور ساتواں باب سفر آخرت۔ تیسری جلد میں آٹھواں باب جہاد افغانستان تحریک طالبان اور حضرت شہید کا مجاہدانہ کردار، نواں باب تصنیفی، تالیفی وادبی خدمات اور دسواں باب ملاقاتیں مشاہدات اور تاثرات۔ چوتھی جلد میں گیارھواں باب زعمائے ملک وملت کے تاثرات، مکتوبات، خطبات، پیغامات عالم گیر سوگ اور ہمہ گیر غم اندوہ۔ بارھواں باب خانوادہ حقانی کی نظر میں تیرھواں باب مولانا سمیع الحق شہید کے جواہر پارے چودھواں باب عربی مضامین وتاثرات اور پندرھواں باب منظوم تاثرات کو مشتمل ہے۔

کسی شخصیت کی وفات پر خصوصی اشاعت جو چار جلدوں پر مشتمل ہو۔ غالباً یہ اس کی پہلی مثال ہے کہ ایک ساتھ چار جلدوں پر مشتمل خصوصی اشاعت جو ایک سال کے عرصہ میں تیار کر دی گئی ہے۔ آپ ابواب کے عنوانات پر نظر ڈالیں۔ تو حضرت شہید اسلام مرحوم کی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں۔ جسے آپ کے صاحبزادہ مولانا راشد الحق سمیع مدیر شہیر ماہنامہ الحق اور حضرت مرحوم کے شاگرد رشید نامور اہل قلم، فاضل ادیب وخطیب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم نے اس نمبر میں سمو نہ دیا ہو۔ دونوں مرتبین اشاعت خصوصی پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے محنت شاقہ سے اپنی مراد کی کشش کو بڑی کامیابی کے ساتھ جا کر کنارہ پر لگایا ہے۔ طباعت وکاغذ جلد بندی، قابل دید اور ترتیب قابل تقلید ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس شکارپور

۸/اکتوبر۲۰۲۱ء کو ختم نبوت کانفرنس دادوائی روڈ ضلع شکارپور میں زیر سرپرستی قاری مجیب الرحمٰن مدنی، زیر صدارت مولانا قاری منیب احمد سومرو اور زیر نگرانی حضرت مولانا محمد یوسف سومرو قاری نصیر احمد جلن منعقد ہوئی، جس میں بیانات مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ، مولانا محمد طیب میکو، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی ضلع شکارپور کے ہوئے۔

مولانا فضل الرحمٰن منگلا کا تین روزہ دورہ راولپنڈی

۱۰/اکتوبر۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب جامع مسجد ابراہیم پیرودھائی میں بیان ہوا۔ ۱۱/اکتوبر۲۰۲۱ء ۱۰ بجے دن مدرسہ مہر النساء ڈھوک کھبر بنات میں، بعد نماز عشاء مردوں میں بذریعہ پروجیکٹر بیان کیا، مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی نے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب الہلال مسجد میں بیان ہوا۔ ۱۲/اکتوبر کو مدرسہ جامعہ حفصہ للبنات اڈیالہ روڈ ۱۱/بجے دن ختم نبوت کورس بذریعہ پروجیکٹر پڑھایا، مولانا محمد طارق نے جماعت کی کارگزائی پیش کی۔ نماز مغرب کے بعد مدنی مسجد چکلالہ سوسائٹی میں مولانا فضل الرحمٰن کا درس ہوا۔ نماز عشاء کے بعد الرشید مسجد گلزار قائد میں پروگرام ہوا، جس میں مولانا فضل الرحمٰن نے سبق پڑھایا، جس کی سرپرستی امیر عالمی مجلس راولپنڈی قاضی مشتاق احمد نے کی۔

خطبہ جمعۃ المبارک و ختم نبوت کانفرنس سمندری

یکم نومبر۲۰۲۱ء بعد نمازِ فجر درس قرآن جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد صراط الجنۃ سٹی ٹاؤن سمندری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ارشاد فرمایا۔ جبکہ بعد نمازِ مغرب چک نمبر۴۸۱ گ ب کی مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد یونس نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ اور مولانا عبدالمجید وٹو نے عقیدہ ختم نبوت اور دور حاضر میں اس کی اہمیت وافادیت پر خطابات فرمائے۔ جمعہ اور کانفرنس کے موقع پر لٹریچر تقسیم اور شرکاء سے قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کا عہد بھی لیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

یکم نومبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد قادریہ کمالیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، ترجمان مدارسِ دینیہ مولانا قاضی عبدالرشید، جے یو آئی کے مرکزی رہنماء مولانا محمد امجد خان، مولانا کفایت اللہ مسلک اہل حدیث کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، نے عقیدہ ختم نبوت، ناموسِ رسالت اور یورپی یونین کے مطالبات پر مفصل و مدلل خطابات ہوئے، جبکہ ہدیہ نعت مولانا شاہد عمران عارفی، تلاوت کلام قاری ارباب سکندر، مولانا عمر فاروق جامعہ نعمانیہ کمالیہ نے فرمائی، کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے امیر مولانا پیر عتیق الرحمٰن نے جبکہ اختتامی دعا حضرت الامیر قبلہ خاکوانی نے فرمائی۔ کانفرنس کا انتظام وانصرام مولانا مفتی حسن معاویہ خطیب جامع مسجد قادریہ ورہنماء جے یو آئی پنجاب اوران کے رفقاء کرام نے کیا۔

ختم نبوت کانفرنس خان پور

جمعیت علماء اسلام وعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵؍نومبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر تا رات گئے عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس سٹی پارک خان پور میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت سجادہ نشین درگاہ عالیہ دین پور شریف میاں مسعود احمد دین پوری وجانشین حضرت درخواستی مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد سلیمان مبلغ جھنگ، مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ علاوہ ازیں بہاولپور کے مبلغ مولانا اسحاق ساقی، مولانا حمزہ لقمان مبلغ مظفرگڑھ نے بھی شرکت کی۔ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مولانا محمد راشد سومرو، مولانا صفی اللہ بھکر، مولانا امجد خان، مولانا عبدالغفور حیدری کے بیانات ہوئے۔ آخری خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا ہوا۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن وخطابات جمعہ سرگودھا

۲۶؍نومبر ۲۰۲۱ء کو شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد خاتم الانبیاء ومدرسہ عربیہ ختم نبوت دھریمہ سرگودھا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی امامت مولانا عرفان بزیزی نے کرائی۔ مولانا عتیق الرحمٰن نے چک ۶۶ شمالی میں خطبہ جمعہ دیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد دل باغ بلاک ۱۵ سرگودھا میں ختم نبوت تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مولانا عتیق الرحمٰن کا

ہوا۔ پروگرام کی صدارت سجادہ نشین خانقاہ رائے پور مولانا زادہ عبدالقادر عزیز نے اور نقابت سرگودہا کے مبلغ مولانا محمد خالد عابد نے کی۔ اختتامی دعا امیر عالمی مجلس سرگودھا مولانا نور محمد ہزاروی نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس چکوال

۲۷ر نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد الفلاح تلہ گنگ روڈ چکوال میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا خالد زبیر منہاس و مولانا مفتی معاذ نے سرانجام دیئے۔ ہدیہ نعت مولانا فاروق معاویہ، حافظ سعد اللہ ندیم، نے پیش کیا جب کہ مرکزی رہنما عالمی مجلس شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جناب عرفان محمود برق، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مولانا عبدالکریم ندیم نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس ہری پور

جامع مسجد بیت المکرّم سکندر پور ہری پور میں ۲۸ر نومبر ۲۰۲۱ء نماز ظہر تا مغرب عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں خطابات شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا عتیق الرحمٰن کے ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس ہربنس پورہ لاہور

جامع مسجد مہتاب ہربنس پورہ لاہور میں ۲۹ر نومبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب تا رات گئے دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہدیہ نعت حافظ افتخار قصوری نے پیش کیا۔ لاہور کی رابطہ کمیٹی کے تمام حضرات نے شرکت کی۔ جب کہ لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم و مولانا سمیع اللہ، قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا شاہ نواز فاروقی کا ہوا۔ اختتامی دعا مولانا قاری محمد حنیف کمبوہ نے کرائی۔

تاجدار ختم نبوت وعظمت صحابہ واہل بیت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیراہتمام ۳۰ر نومبر ۲۰۲۱ء مدرسہ انوار القرآن گھوٹکی میں زیر پرستی قاری عبدالخالق، زیر صدارت سائیں سید نور محمد شاہ، زیر نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا نور محمد، تلاوت حافظ محمد معاویہ، ہدیہ نعت جناب گلزار احمد نے پیش کیا۔ جب کہ مولانا محمد شاہ نواز چاچڑ، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام یاسین رند نے بیانات فرمائے۔

ختم نبوت کورس قصور

۳؍نومبر ۲۰۲۱ء کو جامعہ عمر بن خطاب میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مبلغ شیخوپورہ مولانا فضل الرحمٰن نے بذریعہ پروجیکٹر لیکچر دیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ قاری محمد رفیق نے سرپرستی فرمائی۔ بعد نماز ظہر جامعہ رحیمیہ للبنات میں بذریعہ پروجیکٹر مولانا فضل الرحمٰن نے کورس پڑھایا اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بیان فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

۳؍نومبر ۲۰۲۱ء جامع مسجد علی المرتضیٰ قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت قاری مشتاق احمد رحیمی، تلاوت قاری ابوبکر، حافظ محمد عثمان، حافظ ارسلان اور قاری محمد اسلم رحیمی، ہدیہ نعت حافظ ضیاء الرحمٰن مدنی اور مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے انجام دیئے۔ جب کہ میاں محمد معصوم انصاری، مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی، مولانا قاری احسان اللہ رحیمی، پروفیسر مولانا غلام سرور قاسمی، مولانا مظہر شجاع آبادی، حاجی شبیر احمد مغل کے بیانات ہوئے۔

پروگرامات ضلع شکارپور

۷نومبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب بمقام علی شاہ پیر ختم نبوت کانفرنس زیر سرپرستی مولانا علی نواز بروھی، زیر صدارت مولانا محمد یوسف سومرو اور زیر نگرانی مولانا نعمت اللہ منگی منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا سعود افضل ہالیجوی، مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ کے بیانات ہوئے۔ نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر حاجی امداد اللہ پلپھوٹہ مولانا محمد یامین حیدری۔

۸؍ بروز پیر بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس امروٹی مسجد قلہ قافلہ منعقد ہوئی۔ سرپرستی مولانا عبدالمجید پھوڑ، صدارت مولانا عبدالصمد جکر جبکہ نگرانی قاری احسان اللہ پھوڑ نے کی۔ تلاوت حافظ عبدالحمید پھوڑ نے اور ہدیہ نعت حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر اور حافظ محمد اشفاق سنجرانی نے پیش کیا۔ حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ درگاہ جرار شریف، حضرت مولانا سائیں عبدالباسط چنہ درگاہ شفیعہ ٹھل شریف، مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی نے بیانات کئے۔ ۹ نومبر بروز منگل بعد نماز مغرب ختم نبوت جامع مسجد العباس جونیجو محلّہ شکارپور زیر سرپرستی حضرت مولانا قاری منیب احمد سومرو زیر نگرانی زیر صدارت مولانا عبدالکریم جونیجو مولانا محمد یوسف سومرو تلاوت قاری عبدالماجد نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر بیان مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ حضرت مولانا محمد حبیب اللہ فیصل

آبادی۔ ۱۰ نومبر ۲۰۲۱ء بروز بدھ بعد نماز ظہر گوٹھ قاری سراج بروھی نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر بیان مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ، حضرت مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی۔ بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس گوٹھ حاجی گل محمد بروہی امروٹ شریف زیر سرپرستی مولانا بابل جان زیر نگرانی قاری علی اکبر بروھی نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر بیان مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی۔

۱۱ نومبر جامع مسجد محمدیہ دین پور محلّہ شکار پور میں کانفرنس زیر سرپرستی حضرت مولانا قاری منیب احمد سومرو، زیر نگرانی مولانا محمد یوسف سومرو منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالباسط سومرو نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر محمد لقمان سومرو نے کی۔ بیان حضرت مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف کے ہوئے۔ ۱۳ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام وزیر آباد ضلع شکار پور ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اللہ والی زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد نعیم مہر زیر نگرانی مولانا عبدالحفیظ مہر نعت خواں حافظ محمد مدثر چشتی چناب نگر بیان مولانا عطاء اللہ ڈول مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ حضرت مولانا محمد حبیب اللہ فیصل آبادی۔

سالانہ تقریری مقابلہ وختم نبوت انعام گھر گوجرانوالہ

۱۱ نومبر ۲۰۲۱ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مسجد ختم نبوت، چمن شاہ قبرستان گوجرانوالہ میں تیسرا سالانہ تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ جس کا عنوان: ’’شہدائے ختم نبوت اور ان کا کردار‘‘ تھا، جس میں ڈویژن گوجرانوالہ کے مدارسِ دینیہ اور اسکول وکالجز کے تیس طلباء کرام نے حصہ لیا، ان میں پانچ طلباء پوزیشن ہولڈر قرار پائے۔ جن میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے دوخوش نصیب طالب علم طلحہ یونس متعلم جامعہ فاروقیہ گوجرانوالہ اور طلحہ زبیری متعلم جامعہ حقانیہ گوجرانوالہ تھے۔ دوم پوزیشن جامعۃ الصبور کے متعلم سہیل احمد، سوم پوزیشن احمد تونسوی جبکہ چوتھی پوزیشن جامعہ حقانیہ کے متعلم زین العابدین نے حاصل کی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی خطیب اہل سنت مولانا محمد شاہ نواز فاروقی نے خطاب کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ سٹی کے امیر مولانا ہدایت اللہ جالندھری، مولانا فضل الہادی، مفتی عبدالواجد، حافظ خرم شہزاد، مولانا محمود الرشید قدوسی، مولانا قاری محمد انور، مولانا عزیز الرحمٰن شاہد نے اپنے دست مبارک سے شرکاء مقابلہ میں انعامات اور اعزازی اسناد تقسیم کیں۔ تقریری مقابلہ کے تمام انتظامات مولانا حماد ارشد، شیراز نوید اور مولانا محمد عارف شامی نے انجام دیئے۔

۱۸ نومبر ۲۰۲۱ء کو سلطان پیلس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں دوسرے سالانہ ’’ختم نبوت انعام گھر‘‘

کی پر وقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف مصنف ومحقق جناب محمد متین خالد، خطیب اہل سنت مولانا محمد شاہ نواز فاروقی، مولانا خالد محمود، بابر رضوان باجوہ، مولانا قاضی مراداللہ خان، مولانا شوکت نصیر، مولانا امجد معاویہ، مولانا فقیراللہ اختر اور حافظ خرم شہزاد نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ختم نبوت آ گہی مہم، ختم نبوت کانفرنسوں، کورسز اور دروس، ختم نبوت سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہوا اور جناب محمد متین خالد نے شرکاء ختم نبوت انعام گھر سے مختلف سولات کئے اور درست جوابات دینے پر شرکاء مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قیمتی تحائف سے نوازا گیا۔ اس موقع پر جامعہ نصرۃ العلوم کے طالب علم محمد طیب نے انعام میں موٹر سائیکل، ضیاء الرحمٰن نے سائیکل، محمد سلمان سلیم نے لیپ ٹاپ حاصل کئے۔ جبکہ اس کے علاوہ شرکاء کو مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی طرف سے ایک سو سے زائد چھوٹے بڑے قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر سوشل میڈیا ٹیم کے کپتان مولانا فضل الہادی، قاری شیراز نوید، حماد ارشد، مفتی عبدالواجد، رانا حسن (کے ٹی وی) نے پروگرام کی بھرپور کوریج کی۔

ختم نبوت کانفرنس روہڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روہڑی کے زیراہتمام ۱۴؍نومبر ۲۰۲۱ء کو ذوالنورین مسجد میں ختم نبوت کانفرنس زیرنگرانی مولانا مفتی عبدالجبار منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالماجد اور مجاہد ختم نبوت مولانا حبیب اللہ گجر فیصل آباد نے خطاب کیا۔

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں ۱۶؍نومبر کو بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی صدارت مولانا ریاض احمد نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا عتیق الرحمٰن، مفتی ظفر اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، پیرجی حفظ الرحمٰن رائے پوری،، مولانا کفایت اللہ حنفی، مولانا احمد ہاشمی، مولانا عدیل ارشد، مولانا عبدالہادی، مولانا مطیع الرحمٰن، پیرجی عبدالقادر رائے پوری مولانا طاہر محمود صدیقی، چودھری سرور جاوید ایڈووکیٹ، پروفیسر جاوید منیر اور حاجی محمد ایوب سمیت متعدد علماء کرام اور سماجی شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن بنگلہ اوکانوالہ چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا ۱۶ رنومبر کو چیچہ وطنی کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ چیچہ وطنی کے قریبی گاؤں ۱۲/۵۴، ایل میں صبح نو بجے اتحادُ العلماء اہل سنت والجماعت اوکانوالہ بنگلہ کے زیر اہتمام تحفظ ختم کے عنوان سے کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ بھر کے علماء، مشائخ اور بزرگانِ دین نے بھرپور شرکت کی، نقابت کے فرائض مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء نے انجام دیئے۔ مفتی احسن عالم، مولانا اسلم قاسمی، اہل حدیث مسلک کے راہنماء مولانا محمد اکرم ربانی، مولانا عتیق الرحمٰن، شاہین ختم نبوت مولنا اللہ وسایا، مولانا ریاض احمد اور حبیب اللہ قاسمی، مولانا اسداللہ فاروقی سمیت متعدد علماء خطاب کیا۔ صدارت حضرت مولانا ظفر اقبال امیر عالمی و مہتمم و بانی جامعہ السراج چیچہ وطنی نے کی۔ بعدازاں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی ظفر اقبال، اور مولانا عبدالحکیم نعمانی جامعہ محمدیہ چک ۸ سکس آر ساہیوال تشریف لے گیے۔ جہاں پر قاری عبدالجبار کی بہو اور ہمشیرہ کے انتقال پر ان سے تعزیت کی۔ اس کے بعد ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملکیتی ڈویژنل دفتر کی تعمیرات کا جائزہ لے کر مفید مشوروں اور قیمتی نصائح سے نوازا پھر چیچہ وطنی تشریف لائے عشاء کی نماز کے بعد جامعہ مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

منددوال ضلع راولپنڈی میں میں قادیانیوں کا قبول اسلام

جناب مولانا قاضی ہارون الرشید خطیب وبانی جامع مسجد الرشید گلزار قائد راولپنڈی کے آبائی گاؤں منددوال چکری روڈ جامع مسجد میں آکر تین قادیانیوں نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کر لینے کی سعادت حاصل کی: ۱...... سردار شیر افضل کے بیٹے، ۲...... جناب تیمور، ۳...... میر علی۔ ان تینوں نے قادیانیت ترک کر کے کھلے عام اجلاس میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جس سے پورے گاؤں منددوال میں فرحت وانبساط کی لہر دوڑ گئی۔ پورے گاؤں کے مسلمانوں نے اپنے نومسلم بھائیوں کو ڈھیروں مبارک بادیں پیش کیں۔ ان نومسلم بھائیوں کی دادی نے قادیانیت ترک کرتے ہوئے مولانا قاضی ہارون الرشید سے اظہار کیا کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں گے۔ یاد رہے کہ گاؤں کے لوگ اس قبول اسلام کے اعلان کو ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی کا ثمر قرار دے رہے ہیں۔ یہ حضرات جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ معروف قادیانی ملعون جنرل عبدالعلی اور ملک اختر قادیانی کی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ انہیں اسلام پر استقامت نصیب فرمائیں اور قادیانیوں کو قبول اسلام کی توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چمنستانِ ختمِ نبوّتﷺ کے گلہائے رنگا رنگ

مکمل سیٹ 5 جلدیں

قیمت فی سیٹ -/1200 روپے

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون : 061-4783486

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	250
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1 تا 15 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	3750
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	120
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	120
15	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مفتی مصطفیٰ عزیز	200

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Numb er M-108

نامور علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے

29 واں سالانہ

ختمِ نبوۃ کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیرِ اہتمام

2022

5 مارچ تا 27 مارچ 2022

زیرِ سرپرستی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیِ کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی نقشبندی مجددی صاحب حفظہ اللہ

امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مدرسہ عربیہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے۔
شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی۔
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670